274

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،8۔جون2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون(ترمیم)(انضباط)ترقیاتی اداروں کی فروخت اراضی 2012

(مسودہ قانون نمبر10بابت2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(انضباط)ترقیاتی اداروں کی فروخت اراضی 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(انضباط)ترقیاتی اداروں کی فروخت اراضی 2012 منظور کیا جائے۔

276

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،8-جون2012

(یوم الجمع،17-رجب المرجب1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر18منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿37﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ
وَقَالَ صَوَابًا ﴿38﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ
مَاٰبًا ﴿39﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿40﴾

سورۃ النَّبَإِ آیات 37تا40

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جوان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا(37) جس دن روح (الامین) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدائے) رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو(38) یہ دن بر حق ہے۔ پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانہ بنالے(39) ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے جس دن ہر شخص ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا(40)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے محمدؐ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
میں فخری فکر دنیا آخرت سب بھول جاتا ہوں
مجھے جب یاد آتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ ریونیو اینڈ کالونیز(بورڈ آف ریونیو) سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں چنیوٹی صاحب! تشریف رکھیں اورآپ کو وقفہ سوالات کے بعد وقت دیا جائے گا۔پہلا سوال انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب کا ہے۔جی، راجہ صاحب!

انجینئر قمرالاسلام راجہ: شکریہ۔جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 5237 ہے۔اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب نجکاری بورڈ کی تفصیلات

*5237: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب نجکاری بورڈ صوبہ کی کچھ زرعی زمینوں اور کچھ سرکاری شہری اثاثوں کی فروخت کے لئے عنقریب بین الاقوامی ٹینڈر دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مجوزہ فروخت میں گورنر ہاؤس، جی او آر اور کچھ سرکاری دفاتر کی زمینیں بھی شامل ہیں؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو اس فروخت کے عمل کو شفاف بنانے کے لئے کون کون سی تجاویز زیر غور ہیں، مزید اس کے لئے کیا طریق کار طے کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال وکالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ پنجاب نجکاری بورڈ کو سرکاری اراضی کی شفاف طریقے سے فروخت کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اس کے لئے ضرورت کے مطابق بین الاقوامی اور مقامی ٹینڈر

دیئے جائیں گے لیکن ابھی تک کوئی بین الاقوامی ٹینڈر نہیں دیا گیا اور صرف قومی اخبارات میں ہی اشتہار برائے نیلام سرکاری اراضی دیئے جاتے رہے ہیں۔

(ب) یہ اطلاع درست نہ ہے کہ گورنر ہاؤس، جی او آر اور لاہور شہر کے سرکاری دفاتر کی زمین نیلام کی جارہی ہے۔

(ج) جواب جز(ب) میں دیا جاچکا ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک پنجاب نجکاری بورڈ کو اس process سے کتنی رقم حاصل ہوئی ہے اور کن مقاصد کے لئے استعمال کی جارہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی): شکریہ۔جناب سپیکر! 1997 سے لے کر آج تک پنجاب نجکاری بورڈ نے 395 سرکاری املاک بذریعہ نیلام فروخت کی ہیں اور ان سے مبلغ 5233.139 ملین روپے کی آمدنی حاصل ہوئی ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! جز(ج) میں پوچھا گیا تھا کہ "اس فروخت کے عمل کو شفاف بنانے کے لئے کون کون سی تجاویز زیر غور ہیں اور مزید اس کے لئے کیا طریق کار طے کیا جارہا ہے؟" اس کا جواب نہیں دیا گیا تو میری گزارش ہے کہ اس کا جواب دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی): جناب سپیکر! پنجاب نجکاری بورڈ 04-08-1997 کو فنانس ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر– FD/SO AB-8.497 کے تحت معرض وجود میں آیا۔ حکومت پنجاب کی طرف سے دی گئی سرکاری املاک کو پنجاب نجکاری بورڈ بذریعہ نیلام عام شفاف طریقے سے فروخت کر رہا ہے اور آج تک کوئی غیر شفافیت کی شکایت موصول ہی نہیں ہوئی تو اسے مزید شفاف کیسے کیا جائے؟ میرے فاضل ممبر بتائیں کہ اس میں غیر شفافیت کی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے یا ان کے نوٹس میں آئی ہے تو پھر ہم اسے مزید شفاف کر لیتے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پوچھنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج منسٹر صاحب تو تشریف نہیں لائے۔ ظاہر ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اسی ایک rule کی آڑ لیں گے کہ منسٹر کی جگہ پر پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: 61(3) ملاحظہ کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک make shift arrangement ہے وہاں واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر کسی وجہ سے، لیکن ہم عرصہ تین سال سے اسے ہی دیکھ رہے ہیں۔ میں جناب کی، میڈیا اور عوام کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر منسٹر پتا نہیں کون سا کام کر رہے ہیں؟ یہ صرف بے چارے پارلیمانی سیکرٹریز کے ذمہ لگا ہوا ہے۔ یہ ایک make shift arrangement ہے کہ اگر وہ نہ ہوں، خدانخواستہ ان کی صحت زیادہ خراب ہو گئی ہو، یا کچھ ایسی بات ہو گئی ہو تو اُس وقت پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری کبھی بھی مستقل ہوتے ہیں اور نہ کسی گورنمنٹ میں مستقل رہے ہیں۔ آپ کے پاس اسمبلی کا سارا ریکارڈ موجود ہے، یہاں پر جتنے پارلیمانی سیکرٹریز ہیں انہوں نے منسٹر کی ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ اگر منسٹر صاحبان اتنے [***] ہیں یا available نہیں ہیں تو ان بے چاروں کو منسٹر بنا دیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان کے بارے میں ایسے الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ چودھری صاحب! آپ رول 61(3) پڑھ لیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: میں نے پڑھا ہوا ہے اور اس میں یہی ہے کہ اگر کسی وجہ سے۔ یہاں تین سال کا تسلسل ہے ایسی کون سی وجہ ہے جس کی وجہ سے منسٹر بے چارے step-in نہیں کر سکتے؟ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ منسٹر کیوں نہیں اندر آ سکتے؟ اگر کوئی ایسا بیریئر ہے تو آپ اپنے سٹاف سے کہیں کہ وہ منسٹر کو اندر آنے کی اجازت دیا کریں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات تو نوٹ ہو گئی ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ میں نے بس عرض کرنی تھی اب میں ضمنی سوال کی طرف آتا ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ صرف قومی اخبارات میں ہی اشتہار برائے نیلام سرکاری اراضی دیئے جاتے رہے ہیں۔ کیا فیصل آباد اور لاہور میں کوئی اراضی اشتہار کے بغیر privatize کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی): جناب سپیکر! بغیر اشتہار کے کوئی بھی اراضی privatize نہیں کی گئی۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اشتہار دینے کے بعد کیا respond ہوا؟ ڈسٹرکٹ فیصل آباد اور لاہور کا میں نے خود پڑھا ہے ان کے اشتہار آچکے ہیں ان اشتہارات کے نتیجے میں کتنی اراضی privatize کی گئی؟ میرا سوال بڑا particular ہے جس کا اشتہار آپ دے چکے ہیں اس کا ریکارڈ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی): جناب سپیکر! لاہور میں دو پراپرٹیز کی auction کی گئی تھی۔ ایک پراپرٹی بادامی باغ کی اور دوسری جوہر ٹاؤن کی تھی بعد میں ان کو pending کر دیا گیا تھا۔ بادامی باغ کی پراپرٹی لیڈی ولنگڈن ہسپتال کے لئے گورنمنٹ نے وقف کر دی تھی۔ چونکہ یہ بہت اہم issue تھا کہ ہسپتال کے لئے کوئی اور اراضی موجود نہیں تھی تو گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ اراضی بجائے نیلام کرنے کے لیڈی ولنگڈن ہسپتال کو دی جائے۔ دوسری اراضی جوہر ٹاؤن میں واقع تھی اس پر ایل ڈی اے نے کہا کہ اس کو ہم خود develop کریں گے اور development کے بعد ہم اس کی auction کریں گے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! یہ جو after thought ہے کہ بعد میں ان کو خیال آیا کہ ان کو develop کرنا چاہئے۔ اشتہاروں پر لاکھوں روپے چلا گیا ہے۔ میں اس کو مزید simplify کرتا ہوں کہ privatize کرنے کے لئے جتنے بھی اشتہار دیئے گئے ہیں کیا ان کے response میں کوئی پراپرٹی privatize ہوئی اور اس کی رقم کتنی تھی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی): جناب والا! میں نے تو پہلے ہی یہ تفصیل سے عرض کیا ہے کہ فیصل آباد میں سرکاری بولی سے جو bid آئی تھی وہ کم تھی اس لئے فیصل آباد میں کوئی اراضی auction نہیں کی گئی۔ لاہور کی بھی میں نے وضاحت کر دی ہے اس کے علاوہ جتنی پراپرٹیز نیلام ہوئی ہیں اس کا میں نے بتادیا ہے کہ 395 سرکاری املاک آج تک بذریعہ نیلام عام فروخت ہو چکی ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میرا سوال اتنا simple ہے کہ تمام اشتہارات دیئے جانے کے بعد ان کی جو نیت privatize کرنے کے لئے تھی، جس نے Privatization Board کے قیام کی justification پیدا کرنی تھی کہ ایک بورڈ چار سال سے کام کر رہا ہے۔ کیا کوئی پراپرٹی privatize ہوئی اور خزانے میں کوئی پیسا آیا، یہ صرف یہ کہہ دیں کہ ہوئی یا نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ ہوئی ہے۔ 395 سرکاری املاک نیلام ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! انہوں نے رقم بھی بتائی ہے کہ اتنی ہے۔ آپ نے رقم سنی نہیں ہے انہوں نے بتادی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم نے یہ طے کیا ہوا ہے کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: یہ آپ نے خود ہی طے کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ کا مذہب اسلام سے تعلق رکھنے والے شخص کو اقلیتی ممبر اسمبلی منتخب کروا کر اسے وزیر خزانہ بنانا اور پھر استعفیٰ طلب کرنا

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کیونکہ یہ مسئلہ اتنی اہم نوعیت کا ہے کہ یہاں پر میاں محمد شہباز شریف صاحب جو وزیر اعلیٰ ہیں انہوں نے پہلے ایک مسلمان کو کرسچین ممبر منتخب کرایا پھر اسی کو وزیر بنایا گیا اور اب اس سے استعفیٰ لے لیا گیا۔ یہ پہلے اس ایوان سے مذاق کرتے تھے، عوام سے مذاق کرتے تھے اور اب انہوں نے اسلام کے ساتھ بھی مذاق کرنا شروع کر دیا ہے۔ آپ خدا کے لئے اس پر کارروائی کریں۔ مسلمانوں کو عیسائی بنانا شروع کر دیا اور پھر ان کو وزیر بنا رہے ہیں۔ اس صوبہ میں کیا ہو رہا ہے؟ اس پر غور کریں یہ آپ کا فرض بنتا ہے، اس پر کمیٹی بنائی گئی تھی اس کی رپورٹ سے ہمیں آگاہ کیا جائے۔ اس وقت قوم کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ ہم ہر چیز برداشت کر لیں گے لیکن اسلام کے ساتھ جو مذاق کیا جا رہا ہے ہم اس کو کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔ آپ نے جو کمیٹی بنائی تھی اس کے حقائق سے ہمیں آگاہ کریں پھر بات آگے چلے گی۔ پہلے آپ اس پر روشنی ڈالیں کہ آپ اس کے خلاف کیا کارروائی کر رہے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں کہ جو commitment ہوئی تھی اس کی violation ہو رہی ہے کہ وقفہ سوالات میں بات نہیں کریں گے لیکن۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ اسلام کے نام پر مذاق کر رہے ہیں، ہم اسلام کے نام پر کوئی compromise نہیں کریں گے کیونکہ ہم سب سے پہلے مسلمان ہیں اس کے بعد ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں ہم پھر بات کریں گے۔ منسٹر صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں پہلے مجھے کام کرنے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے جو بات کی ہے وہ بہت اہم ہے یہ سوالات اتنے اہم نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: یہ دیکھ لیں، اس کو نوٹ کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہ مذہب کا مسئلہ ہے اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہے جس طرح ہر چیز کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ آپ Custodian ہیں، غیر جانبدار ہیں اور آپ کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے۔ آپ گورنمنٹ کو جواب دینے دیں کہ یہ اس طرح کیوں ہوا ہے؟ اس پر کسی مولوی سے فتویٰ لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اب آپ بھی جواب دیں۔

حاجی محمد اسحاق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، حاجی صاحب!

حاجی محمد اسحاق: جناب والا! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا خادم اعلیٰ شہباز شریف صاحب سے ہی فتویٰ لے لیں کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہو کر کافر ہو جائے تو اس کی کیا سزا ہے؟

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): جناب سپیکر! یہ بات پہلے بھی کی گئی ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ منسٹر نہیں ہیں لیکن منسٹر کی سیٹ سے بات کر رہے ہیں۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): جناب سپیکر! ان کی جماعت لبرل جماعت ہونے کا دعویٰ کرتی ہے ایک معاملہ جو ابھی کورٹ میں ہے۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: میں کیسے سنوں آپ کی بات؟ وہ بھی شور کر رہے ہیں اور یہاں سے بھی شور ہو رہا ہے۔ شاہ صاحب! میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔This is not good

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ منسٹر کی سیٹ سے کیوں بات کر رہے ہیں؟۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: ان کا مائیک بند کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): جناب سپیکر! یہ معاملہ عدالت میں ہے اور اس شخص نے تمام ثبوتوں سے ثابت کیا ہے اور سو سال کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ وہ مسیحی ہے۔ اس قسم کا پروپیگنڈا کرنا اور اس قسم کی بات کرنا اچھا نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاشرے کو خطرناک سمت میں لے کر جانے والی بات ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مجھے بات سننے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): جناب سپیکر! میں یہ توقع نہیں کر رہا تھا کہ Leader of the Opposition ایسی بات کریں گے اور ایک اقلیتی پارلیمانی ممبر کی زندگی کو اس stage پر لے کر جائیں گے، اپنی سیاست کو چمکانے کے لئے اس طرح کی

بات کریں گے تو میں ایسی سیاست پر لعنت بھیجتا ہوں کہ ایک مسیحی ممبر اسمبلی جس کا خاندان اور اس کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس کا تعلق ہی مسیحی برادری سے ہے۔ اس کا والد آج سے پہلے بھی اقلیتی نشتوں پر الیکشن لڑتا رہا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مجھے بات سننے دیں، مجھے جواب دینا ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): جناب سپیکر! تاریخ دیکھیں، documents کے حساب دیکھیں تو ایسا شخص جس کا اپنے مذہب کے ساتھ ایک تعلق بہت زیادہ سنجیدگی کے ساتھ جڑا ہے اور مضبوطی کے ساتھ ہے۔ اپنے آباؤاجداد کے حوالے سے اس کی تاریخ کو دیکھیں تو وہ مسیحی ممبر اسمبلی ہے اور Leader of the Opposition کا اس کے بارے میں کہہ دینا صرف اپنے point scoring کرنے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Leader of the Opposition نے جو کچھ کیا ٹھیک، کیا سننے میں ان کی بات۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): جناب سپیکر! یہ ایسی جماعت کے دعویدار ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): جناب سپیکر! یہ ایسی جماعت کے دعویدار ہیں جو اپنے آپ کو اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا علمبردار کہتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سہوترا صاحب! آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): جناب سپیکر! ان کی جماعت کے سلمان تاثیر اور شہباز بھٹی کے ساتھ بھی ایسا واقعہ پیش آیا۔ میں آپ کی اجازت سے صرف آخری بات کہہ کر اجازت چاہوں گا کہ اگر رانا آصف کی زندگی کو کوئی خطرہ لاحق ہوا تو اس کی ذمہ داری راجہ ریاض احمد پر ہوگی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مجھے پتا نہیں چل رہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ جنہوں نے ماحول کو خراب کیا انہوں نے اچھا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب جوئیل عامر سہوترا):جناب سپیکر! انہوں نے ہمارے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم اس سے زیادہ بول سکتے تھے لیکن اگر حقائق مسخ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، اب مجھے بات تو سننے دیں، بڑے افسوس کی بات ہے۔ شاباش۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب جوئیل عامر سہوترا):جناب سپیکر!اگر مذہب کو مذاق بنانے کی کوشش کی جائے گی تو ہم آواز اٹھائیں گے۔ یہ اس ایوان کا تقدس نہیں ہے کہ Leader of the Opposition غلط بیانی کرے اور حقائق کو توڑ مروڑ کر پھبتی بھینکی مارے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب جوئیل عامر سہوترا):جناب سپیکر!ان کی اس statement کی وجہ سے ایک معزز ممبر اسمبلی کی زندگی کو خطرہ لاحق ہے۔ اس ایوان کا تقدس اس بات کی اجازت ہر گز نہیں دیتا کہ اس طرح کی statements دی جائیں۔ ایک ایسا معاملہ جو ہائیکورٹ میں ابھی زیر سماعت ہے اس کے بارے میں اُٹھ کر ایسی statement دینا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں مجھے ان کی بات بھی سننے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!میری humble request ہے کہ۔۔۔

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف رکھیں، ان کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر! میرا تعلق کیوں نہیں ہے؟ میں پارلیمانی سیکرٹری قانون ہوں مجھے جواب دینا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! ایوان میں irrelevant باتیں کی گئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: irrelevant بات کسی طرف سے بھی آئی ہو تو اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔۔۔

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سننے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون ہوں۔ مجھے بات کرنے دی جائے۔ It is my fundamental right. (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ لوگ مذاق بنا رہے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس میں میری humble submission یہ ہے کہ رانا آصف صاحب پر ایک allegation لگا ہے اور ایک writ petition ہوئی ہے لیکن انہوں نے متعدد بار خود ٹی وی پر آکر، میڈیا میں اور۔۔۔

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! خلیل طاہر سندھو صاحب جواب نہیں دے سکتے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں بطور پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ مجھ سے بات کریں۔ میں سن رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! انہوں نے متعدد بار اس بات کی صفائی دی ہے کہ میں مسیحی ہوں اور بار بار یہ internationally televise ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اخباروں میں بیان آیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم حاجی اسحاق صاحب کو ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! یہ اس سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتے۔

جناب سپیکر: یہ بیٹھ سکتے ہیں، ان کا نام لکھا ہوا ہے۔

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! rules کے مطابق یہ جواب نہیں دے سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں جواب دے سکتا ہوں۔ میرے پاس Law کی کتاب ہے آپ اسے پڑھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ منسٹر کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ ان کی اپنی allotted seat ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس پر میرا نام لکھا ہوا ہے۔ انہیں کہیں کہ اگر حسن صاحب کو پڑھنا آتا ہے تو آکر پڑھ لیں۔ رانا آصف صاحب مسیحی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے ٹیلی ویژن پر، اخباروں میں اور internationally ہر جگہ پر یہ جواب دیا ہے۔ میں صرف ایک منت کرتا ہوں کہ خدا کے لئے اس issue کو نہ اچھالیں اور پاکستان پر رحم کیجئے۔ ایسے sensitive issue نہ اٹھائیں۔ کہتے ہیں کہ:

اینی وتھ نہ پایئے کہ کل نوں رل کے بہہ نہ سکیئے
تے اک دوجے نوں اپنے دل دی گل وی کہہ نہ سکیئے
تیرا میرا جھگڑا خواب کسی دا کر نہ دیوے پورا
ایہہ نہ ہووے کہ اس دھرتی تے دوویں رہ نہ سکیئے۔

(محترمہ رفعت سلطانہ ڈار کی طرف سے "دہری شہریت، دہرا مذہب" کی آوازیں)

جناب سپیکر! میری ان سے گزارش ہے کہ یہ بار بار مذہبی مسئلہ کو نہ اٹھائیں چونکہ رانا آصف نے اخبار میں بیان دیا ہے کہ میں مسیحی ہوں اور اس کا پورا خاندان مسیحی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پھر ان سے استعفیٰ کیوں لیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! وہ علیحدہ بات ہے اس میں مذہب کا مسئلہ نہیں ہے۔ میں بطور پارلیمانی سیکرٹری لاء On behalf of the Government اس بات کا جواب دے رہا ہوں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پھر استعفیٰ کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، اب اس کا بھی پتا کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!بطور پارلیمانی سیکرٹری It is my fundamental right and nobody can be condemned unheard. یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں جواب دوں کہ وہ مسیحی ہیں،انہوں نے بارہااس بات کا ٹیلی ویژن پر بھی اقرار کیا ہے اور اس کے علاوہ انہوں نے اخباروں میں بھی اقرار کیا ہے۔ مجھے افسوس صرف حاجی اسحاق صاحب پر ہے کہ حاجی اسحاق صاحب میرے گاؤں یا میرے قریب کے ووٹروں سے ممبر بن کر آتے ہیں اور وہ میرے بھائی ہیں کم از کم ان کو ایسی بات نہیں کہنا چاہئے تھی۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی،راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ یہ ہمارے گھر کا مسئلہ ہے تو یہ گھر کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ اس ایوان،اس پنجاب اور اس قوم کا مسئلہ ہے اگر وہ ہمارے مسیحی بھائی تھے تو کیوں ان سے استعفیٰ لیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!میں انہیں بتاتا ہوں۔۔۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!ہمیں یہاں آکر وزیر اعلیٰ بتائیں یا وہ خود بتائیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں!

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!میری عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں!بات یہ ہے کہ قانون کے مطابق کسی شخص کو unheard condemn نہیں کیا جا سکتا۔ جو باتیں آپ نے کی ہیں وہ میرے notice میں آئی ہیں،ہم اس معاملے کو بیٹھ کر آپس میں طے کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ان سے بھی پوچھنا میرے لئے ضروری ہے جب تک ان سے نہ پوچھوں تو میں کیسے ان کے خلاف کوئی order کر سکتا ہوں یا ان کے خلاف کوئی فیصلہ دے سکتا ہوں؟ It is not possible.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!آپ انہیں بلا لیں اور سنیں۔

جناب سپیکر: جی، میں ضرور بلاؤں گا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): راجہ ریاض احمد صاحب آپ مجھ پر الزام نہ لگائیں، آپ میرے بڑے بھائی ہیں اور میں آپ کی بڑی عزت کرتا ہوں لیکن میں نے یہ نہیں کہا کہ گھر کا مسئلہ ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: Leader of the Opposition کھڑے ہیں ذرا مجھے ان کی بات سننے دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نے بڑے تحمل سے ان کی باتیں سنی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کو بھی اخلاقی طور پر میری بات سننی چاہئے کیونکہ میں نے سب کی باتیں سنی ہیں۔ مجھے بھی موقع دیا جائے تاکہ میں دو منٹ بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ اس سے زیادہ important issue ہے تو اس پر سب دوستوں نے بات کی ہے اور ہماری طرف سے بھی دوستوں نے بات کی ہے۔ جیسے آپ نے بڑے اچھے طریقے سے بات کی ہے کہ کوئی unheard decision ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی action لیا جا سکتا ہے۔ یقیناً یہ ایک اہم مسئلہ ہے حکومت بھی اس کو دیکھ رہی ہے اور ایوان بھی اس کو دیکھ رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس sensitive issue پر اس طریقے سے ایوان میں بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ رانا آصف صاحب خود ہی تشریف لے آئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب ان سے بہتر وضاحت اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس issue کو اس طرح نہ اچھالیں جو ہمارے سب کے لئے بہتر نہیں ہے اور اس ایوان کے لئے بھی بہتر نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، پتا نہیں انہوں نے پوری بات سنی بھی ہے کہ نہیں، ابھی انہیں بات تو سن لینے دیں۔ چلیں! رانا آصف صاحب ذرا اپنی پوزیشن واضح کیجئے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: رانا آصف صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں، ذرا محترمہ کی بات سن لیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔یہاں پر اگر مذہب کی بات ایوان میں اُٹھتی ہے تو بہتر ہے کہ اس کو مسلمان اٹھائیں اور اگر کوئی Christianity کی بات اُٹھتی ہے تو بہتر ہے کہ اس کو Christians اٹھائیں۔ یہ بات کہ میں دُہرا مذہب رکھتا ہوں اور میں دونوں مذاہب پر عبور رکھتا ہوں غلط ہے یہ ہمارے دین میں بلکہ کسی دین کے زمرے میں نہیں آتی اس پر بہت زیادہ فتوے موجود ہیں تو پلیز آپ اس بات کو condemn کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): جناب سپیکر! کسی نے یہ بات نہیں کی کہ میرا دُہرا مذہب ہے یا میں دونوں مذاہب پر عبور رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں دُہرا مذہب کسی کا نہیں ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میرے بھائی کو شاید پتا نہیں ہے، میں نے یہ بات خود سُنی ہے۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order in the House, order in the House.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! دُہرا مذہب آئین اور شریعت دونوں کی خلاف ورزی ہے۔

وزیر خزانہ (رانا آصف محمود): جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔(شوروغل)

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات سُننے دیں۔ .Order please کسی نے دُہرے مذہب کی بات نہیں کی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس بات کی binding نہیں ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! binding موجود ہے۔

وزیر خزانہ (رانا آصف محمود): جناب سپیکر! پلیز مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں، مجھے ان کی بات سُننے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب جوئیل عامر سہوترا): اگر binding موجود ہے تو یہ بتائیں کہ کیا لکھا ہے، یہ کیا بات کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں اس کا نوٹس لیتا ہوں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ان کے Canadian Passport پر مذہب کے خانہ میں اسلام لکھا ہوا ہے۔ یہ اُن کو defend نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جب جسٹس عمر عطاء بندیال صاحب کے سامنے انہوں نے خود اقرار کیا ہے تو کوئی بات رہ ہی نہیں جاتی۔ آپ اُن کو protect نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، مجھے ان کی بات سُننے دیں۔ مجھے اس ایوان کے تمام ممبران کے مفاد کا خیال رکھنا ہے آپ یہ بات نہ کریں کہ میں اُن کا خیال نہ رکھوں۔ وہ بھی ایک معزز ممبر ہیں۔

وزیر خزانہ (راناآصف محمود): جناب سپیکر! براہ مہربانی مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ صاحب!

وزیر خزانہ (راناآصف محمود): جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ کئی دن سے میرے خلاف جو ایک high profile media trial چل رہا ہے میں اس کی وضاحت کر سکوں میں اپوزیشن کی معزز بہنوں اور بھائیوں سے التماس کروں گا کہ مجھے چند منٹ دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ٹائم دے تو رہا ہوں، آپ بات کریں۔

وزیر خزانہ (راناآصف محمود): جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں سکون سے میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: جی، سنیں گے اللہ خیر رکھے۔

وزیر خزانہ (راناآصف محمود): جناب سپیکر! اس کی ابتدا ایسے ہوئی، سب سے پہلے تو میرے قائدین نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ایک روایت قائم کی جائے کہ پنجاب اسمبلی کا بجٹ اقلیتی ممبر پیش کرے کیونکہ پچھلے سال بھی بجٹ ایک اقلیتی ممبر نے پیش کیا تھا اس وجہ سے یہ قرعہ فال میرے نام نکلا۔ میں ایک ایسا ایم پی اے ہوں جو کسی بڑی کمیٹی کا ممبر ہوں اور نہ ہی میری کوئی لابی ہے صرف اور صرف مقصد یہ تھا کہ میری ایک financial background ہے۔ میں نے ساری زندگی ایک Financial Consultant کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ میری professional capabilities کی بنیاد پر میرے قائدین نے دیکھا کہ اگر اقلیتی ممبران میں سے اسے موقع دیا جائے تو یہ صرف تقریر نہیں پڑھے گا بلکہ اس پر اپنی input بھی دے گا اور پوری طرح شراکت کرے گا یہ ایک وجہ تھی۔ اب میرے اوپر جو اعتراضات کئے گئے میں ان کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ مجھے جو کہا گیا کہ اس کا مذہب مختلف ہے اور اس نے مختلف مذہب لکھا ہے۔ اس کی background یہ ہے کہ چند سال پہلے میں نے نادرا سے اپنا ID Card بنوایا، نادرا سے جو کارڈ ملتا ہے اس پر مذہب لکھا ہوتا ہے اور نہ وہ آپ کو اپنا ریکارڈ دکھاتے ہیں۔ چند مہینے پہلے جب میرا بیٹا 18 سال کا ہوا اور نادرا کے دفتر اپنا کارڈ بنوانے کے لئے گیا تو وہاں پر اسے بتایا گیا کہ تمہارا مذہب مسیحیت نہیں لکھا جا سکتا کیونکہ تمہارے باپ کا مذہب اسلام ہے۔ میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ بھئی یہ کیسے ہے؟ انہوں نے مجھے یہ کہا کہ نادرا جب ایک دفعہ کوئی مذہب لکھ دیتا ہے تو وہ change نہیں ہو سکتا یہ اُن کا قانون ہے تو میں یہاں پر اپنے اقلیتی نمائندگان کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ اس سے پہلے کہ اقلیتوں کے خلاف ایک اور شوشہ کھڑا ہو جائے ہمیں کوئی قرارداد لانی چاہئے ہم نادرا کے پاس جائیں۔ اس سے میرے ہی ایک اقلیتی بھائی کو یہ پتا چل گیا کہ غلطی سے میرے نادرا کے ریکارڈ میں مذہب اسلام لکھا گیا ہے اس اقلیتی بھائی نے میری اس کمزوری کا، جو میرا قصور نہیں تھا نادرا کی clerical mistake تھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فیصل آباد کے شخص کو جو یہ چاہتا تھا کہ اگر میں disqualify ہو جاؤں تو وہ ایم پی اے بن جائے اس نے میرے خلاف ہائیکورٹ میں رِٹ کرا دی اور وہ رِٹ عدالت میں ہے۔ میں عدالت میں اس کا جواب دوں گا۔ اب جب میں منسٹر بن گیا تو under oath ان سے پوچھیں کہ تحریک انصاف والوں کو یہ fictitious کاغذ کس نے دیئے ہیں؟ میں نادرا سے اپنا ریکارڈ لینے کے لئے گیا تو مجھے وہ کہتے ہیں کہ ہم ریکارڈ نہیں دے سکتے تم ایسے ہی دیکھ لو تو انہوں نے یہ ریکارڈ کہاں سے لیا ہے؟ میں نے نادرا سے بھی کہا ہے کہ ان پر مقدمہ کیا جائے۔ تحریک انصاف جو ایک ترقی پسند جماعت بنتی ہے، جو اپنے آپ کو سونامی لانے کا دعویٰ کرتی ہے۔ وہ مذہبی انتہا پسندی کا سونامی لائیں گے جنہوں نے مجھے واجب القتل قرار دیا؟ میری جان کی حفاظت کون کرے گا؟ مجھے دُکھ ہے پیپلز پارٹی کے بھائیوں پر جنہوں نے ہمارا نوجوان شہباز بھٹی شہید کرایا اور آج اُسی row میں مجھے بھی کھڑا کر دیا گیا ہے۔ میری جان کی حفاظت کون کرے گا؟ میری بیٹی مجھ سے کہتی ہے کہ پاپا! مجھے اس آنٹی کا نمبر دیں جو روز ٹی وی پر آپ کو گالیاں دیتی ہے۔ میں نے کہا نہیں، بیٹا اگر آپ اسے فون کرو گی بھی تو وہ پارٹی کے ہاتھوں مجبور ہے اس نے مجھے گالیاں دینی ہیں، اس نے مجھے مردُود کہنا ہے، اس نے مجھے واجب القتل کہنا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک پیدائشی مسیحی ہوں یہ میرے پاس ووٹرز لسٹ ہے جس میں، میں 2001 میں Christian تھا یہ میرا Baptism Certificate ہے، یہ لاہور کے Alexander Malik کے دستخط سرٹیفکیٹ پر ہیں جس نے میرا نکاح پڑھایا۔

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ، رانا آصف محمود نے ووٹرز لسٹ
اور اپنے نکاح نامہ کے کاغذات ایوان میں دکھائے)

جناب سپیکر! میرا نکاح نامہ ہے اور اس کے متعلق Alexander Malik سے فون کر کے پوچھیں، ہمارے Bishops سے پوچھیں، ہمارے سارے اقلیتی نمائندوں سے پوچھیں۔ مجھ پر الزام ہے کہ میں چار سال سے ایک جھوٹا آدمی ہوں، کیا میرے قائدین اتنے ناواقف تھے کہ وہ ایک ایسے جھوٹے، فراڈیے کو یہاں پر بلالیں؟ سیاست میں اس بات کا خیال کرنا چاہئے کہ کسی کی جان تک نہیں پہنچنا چاہئے، کسی کی بیٹیوں تک نہیں پہنچنا چاہئے۔ میری ایک بیٹی کا نام اِرما محمود اور دوسری بیٹی کا نام زرتاج محمود ہے، 'مروا' نام کی میری کوئی بیٹی نہیں ہے۔ جس کے لئے یہ کہتے ہیں کہ اس نے فلاں سفارتخانہ میں دیا۔ میرے تین بچے ہیں، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے کسی کا نام بھی 'مروا' نہیں ہے۔ یہ جھوٹ ہے، یہ مکمل جھوٹ ہے، ایک بہتان ہے باقی رہی بات میں وزارت کا بھوکا تھا نہ میں ایم پی اے شپ کا بھوکا تھا اور جس دِن یہ شور اُٹھا میں نے اپنے قائدین سے خود جا کر کہا ہے کہ آپ نے مجھے عزت دی میں شکر گزار ہوں لیکن میں یہ بجٹ نہیں پڑھنا چاہتا کیونکہ جس بات سے میرے قائدین پر یا میری پارٹی پر حرف آئے میں وہ کام نہیں کرنا چاہوں گا۔ یہ فیصلہ پارٹی کا ہے اگر وہ کہیں گے کہ بجٹ پڑھو تو مجھے قتل بھی کر دیا جائے تو میں بجٹ پڑھوں گا اور اگر وہ مجھے حکم دیں گے کہ وزارت سے استعفیٰ دے دو، اس نشست سے بھی استعفیٰ دے دو تو میں فوری استعفی دے دوں گا لیکن میں کسی پریس کے کہنے پر استعفیٰ نہیں دوں گا اور مجھے پریس سے بھی گلہ ہے انہوں نے جس غیر ذمہ داری کا مظاہرہ سلمان تاثیر کے لئے کیا، جس غیر ذمہ داری کا مظاہرہ شہباز بھٹی کے لئے کیا اس سے بڑھ کر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ انہوں نے میرے ساتھ کیا۔ انہوں نے میرے Bishop سے کیوں نہیں پوچھا، مجھ سے کیوں نہیں پوچھا، میرے دوسرے مشنری لوگوں سے کیوں نہیں پوچھا کہ یہ مسیح ہے یا نہیں؟ یہ خود فیصلہ کر کے میرا death warrant issue کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اپنے قائدین کے ہر فیصلے کا احترام کروں گا مجھے اس بات کی بھی کوئی ضد نہیں ہے کہ میں بجٹ پڑھوں۔ میں وزیر خزانہ رہوں یا نہ رہوں لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ خدا نے مجھے عزت دی اِن لوگوں نے چھین لی۔ ان کا میں شکر گزار ہوں اور ان

کو دعائیں دیتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ ہم ایک کچلی ہوئی اور پسی ہوئی اقلیت ہیں۔ میرے قائدین نے اقلیتوں کو عزت دینے کی کوشش کی تھی لیکن انہوں نے نہیں دینے دی۔ آج پاکستان کی اقلیتیں اس بات پر رنجیدہ اور دُکھی ہیں بلکہ افسوس میں مبتلا ہیں کہ ہمارے لوگوں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے۔ بہت شکریہ

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! مجھے بھی اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس پر آپ کیا بات کریں گی؟ جب انہوں نے بات کر دی ہے کہ میں Christian ہوں تو بات ختم ہو گئی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! میں دُہری شہریت پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کو کوئی اجازت نہیں ہے۔ میں کسی معزز ممبر پر کیچڑ اچھالنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! آپ بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آپ ماحول کو خراب کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! ہمارا تعلق مسلم لیگ (ق) سے ہے اس لئے مجھے بات نہیں کرنے دی، لیکن ان کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے اس لئے ان کو بات کرنے کی اجازت دے دی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ ماحول کو خراب نہ کریں، مجھے وزیر قانون کی بات سننے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! آپ میری بات تو سن لیں۔ آپ میری بات سُننے کے پابند ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں سنوں گا، کیا میں آپ کا پابند ہوں؟ میں آپ کا پابند نہیں ہوں۔ آپ کی مہربانی۔ رانا صاحب! آپ فرمائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! میں اس ایوان کی ممبر ہوں آپ مجھے بھی بولنے کا موقع دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! آپ کے والد بھی اس ایوان کے ممبر رہے ہیں یہ الفاظ آپ کے شایان شان نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ مجھے رانا صاحب کی بات سننے دیں میں نے floor ان کو دیا ہے۔ کسی معزز ممبر کو بلاوجہ بدنام کرنا کہاں کی شرافت ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، آپ کی مہربانی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! آپ بات تو سنیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پہلے مجھے ان کی بات سننے دیں اس کے بعد میں آپ کی بات سنوں گا۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! رانا آصف محمود صاحب نے اپنے faith سے متعلق جو وضاحت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے ہر ممبر کو اس وضاحت پر یقین کرنا چاہئے اور ہمیں اس بحث کو مزید نہیں بڑھانا چاہئے کیونکہ مذہب اور faith کی بنیاد پر شدت پسندی کے جو واقعات اس ملک میں ہوئے ہیں ان کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے رانا آصف محمود صاحب نے جس خدشہ کا اظہار کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے امکانات موجود ہیں اس لئے میں اپنے پریس گیلری کے دوستوں سے بھی گزارش کروں گا کہ ہمیں prima-facie اس وضاحت کو قبول کرنا چاہئے۔ میں یہاں پر پاکستان اور پنجاب کے جو اقلیتی نمائندگان اور اقلیتی برادری کے لوگ ہیں انہیں اس بات کی وضات کرنا چاہتا ہوں کہ رانا آصف محمود صاحب کو یقیناً اس بنیاد پر ہی وزارت خزانہ کا قلمدان دیا گیا تھا کہ ہم اس تسلسل کو قائم رکھنا چاہتے تھے اور اس good gesture کو کہ اپنی اقلیتوں کو اس بات کی اہمیت دیں اسی کو قائم رکھنے کے لئے رانا آصف محمود صاحب کو وزارت خزانہ کا charge دیا گیا تھا۔ جو فیصلہ بعد میں ہونے جا رہا ہے یا ہوا ہے اس میں ان کے faith کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے، ان کے faith کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کیا گیا ہے اور نہ ہی اس بارے میں جو propagation کی گئی ہے اس سے کوئی متاثر ہوا ہے۔ معاملہ صرف یہ ہے کہ ان کی dual nationality کا ایک مقدمہ لاہور ہائیکورٹ میں چل رہا ہے۔ اس مقدمے میں جب پچھلی تاریخ کو یہ عدالت میں پیش ہوئے تو وہاں پر انہوں نے اپنا ایک مؤقف پیش کیا۔ بہر حال وہ معاملہ ابھی subjudice ہے اور ان کا مؤقف عدالت

میں ہے عدالت اس کی بنیاد پر جو بھی فیصلہ کرے وہ فیصلہ ان کے اوپر لازم ہو گا لیکن گورنمنٹ کے پیش نظر اس وقت صرف یہ بات تھی کہ وہ فیصلہ جو سپریم کورٹ نے کیا ہے کیا بادی النظر میں اس فیصلے سے ان کے متاثر ہونے کے امکانات ہیں؟ اگر امکانات ہیں تو پھر 13 تاریخ کا انتظار کئے بغیر ان سے فنانس منسٹر کا charge لے لیا جائے کیونکہ جب یہ 9 تاریخ کو بطور فنانس منسٹر بجٹ پیش کر دیں گے تو 13 تاریخ تک یہ discussion ہو رہی ہو گی اور اس وقت اگر کوئی فیصلہ آتا ہے تو اس سے embarrassment ہو گی۔ ویسے ہو سکتا ہے کہ 13 تاریخ کو آگے 26 تاریخ پڑ جائے یا اس سے بھی آگے ایک اور تاریخ پڑ جائے اور فیصلہ delay ہو جائے۔ اس بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب نے ایک کمیٹی بنائی اس کمیٹی کے میرے علاوہ ایڈووکیٹ جنرل، سیکرٹری قانون اور ڈاکٹر توقیر صاحب ممبر تھے۔ ہم چاروں نے اس پر تقریباً تین میٹنگز کیں اور اس کے بعد ہمارا اس issue پر یہ view ہے کہ 13 تاریخ کو جو عدالتی فیصلہ ہونے جا رہا ہے وہ تو فیصلہ جب ہو گا سو ہو گا لیکن اس بات کے امکانات موجود ہیں کہ جو سپریم کورٹ میں فیصلہ ہوا ہے وہ ان کے کیس پر affect کر سکتا ہے اس لئے ہم نے اس بات کی سفارش کی تھی کہ ان سے فنانس منسٹری کا charge withdraw کیا جائے۔ اس بارے میں جب پارٹی نے ان سے پوچھا تو جو کچھ انہوں نے یہاں کہا ہے واقعی یہ بالکل درست بات ہے میری موجودگی میں انہوں نے کہا ہے کہ آپ نے مجھے عزت دی ہے، minority کو عزت دی ہے۔ ہم اس سلسلے میں آپ کے مشکور ہیں لیکن اس بارے میں جو بھی فیصلہ آپ کریں گے مجھے منظور ہو گا۔ اس بارے میں یہ فیصلہ آج ہونے جا رہا ہے۔ میں آپ کے چیمبر میں بھی موجود تھا میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے کہ یہ فیصلہ ان کے faith کی بنیاد پر ہوا ہے۔ یہ فیصلہ dual nationality سے تعلق رکھتا ہے اس کا faith سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چوہدری ظہیر صاحب! آپ بھی اس سلسلے میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

چوہدری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایک تو بڑی اچھی بات ہے جس پر ہم وزیر اعلیٰ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہیں چار سال بعد پتا چل گیا کہ اقلیتوں میں ایک بہت سمجھدار، عقل مند اور اس financial system کو سمجھنے والا آدمی موجود ہے اور وہ بھی بجٹ سے صرف چار دن پہلے انہیں اس بات کا پتا چلا کہ ایک انمول ہیرا مل گیا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ پچھلی دفعہ بھی ایک اقلیتی وزیر

نے بجٹ پیش کیا ہمیں تو اب بھی خوشی ہوگی اگر ان پر یہ charge نہیں ہے تو ان کو ضرور موقع ملنا چاہئے۔ ہم نے جو بات کی تھی وہ یہ کی تھی کہ ان پر الزامات ہیں جس کی انہوں نے وضاحت کر دی ہے اور ہم ان کی اس بات کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ ہم نے جس point of view سے یہ بات اٹھائی تھی ان کو کم از کم آج سے ایک ہفتہ قبل اس کی وضاحت کرنی چاہئے تھی۔ اجلاس سے ایک دن پہلے پریس کانفرنس کرکے ان کو اس بات کی وضاحت کر دینی چاہئے تھی جو انہوں نے آج کی ہے۔ جب یہ نہیں بولے تو اس سے ابہام بڑھا اور لوگوں کے خدشات بھی بڑھے کیونکہ ان پر ایک الزام یہ تھا کہ ان کے پاس ایک کینیڈین پاسپورٹ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب وہ بات ہو گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! ہم نے اس پر کیوں بات کی؟ آپ میری بات تو سن لیں۔ ہم نے اس کی وضاحت تو کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اس پاسپورٹ پر مذہب کے خانے میں اسلام لکھا ہوا ہے۔ اس وجہ سے یہ بات بڑھی ان کی، وضاحت کو ہم قبول کرتے ہیں، بہت ہی اچھا ہوا کہ انہوں نے اس کی وضاحت کر دی۔ جس طرح وزیر قانون نے بھی کہا ہے کہ اقلیتی ہمارے بھائی ہیں ہم ان کا احترام کرتے ہیں ہمارے لئے تو خوشی کی بات ہے کہ یہ بجٹ پیش کریں اور ان کو وزارتیں بھی دی جائیں، ان کو عزت دی جائے۔ ہماری پارٹی تو اس بات پر مکمل یقین رکھتی ہے اور ہم نے تو عملاً یہ کیا ہے یہ تو اب ہماری نقل مارنے کی کوشش ہو رہی ہے، یہ ٹوپی ڈرامہ ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود ہم انہیں welcome کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

وزیر خزانہ (رانا آصف محمود): جناب والا! راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کے پاس کینیڈین پاسپورٹ ہے اور اس میں مذہب کے خانے میں اسلام لکھا ہوا ہے۔ یہی چیز ثابت کرتی ہے کہ وہ ایک fictitious paper ہے، کسی ملک کے پاسپورٹ پر مذہب نہیں لکھا جاتا، یہ اعزاز صرف ہمیں حاصل ہے۔

جناب سپیکر: الزامات آتے رہتے ہیں۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گی کہ۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"جعلی ڈگری، جعلی ڈگری" کی آوازیں)

جناب سپیکر: ہمارا ماحول ٹھیک ہو گیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ بہتر بات یہی ہے اور مجھے سوالات کی طرف جانے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! آپ مجھے تو بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جب انہوں نے وضاحت کر دی ہے تو اب آپ نے کیا بات کرنی ہے؟ جو آپ allege کرنا چاہتی تھیں اس کی انہوں نے وضاحت کر دی ہے۔ اب مزید کسی بات کی گنجائش نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران مسلم لیگ (ق) اپنی نشستوں سے احتجاجاً کھڑی ہو گئیں)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب! آپ ان کو سمجھائیں۔ مجھے اب ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! ہماری بات سنی جائے ورنہ ہم نے کسی کو بھی بولنے نہیں دینا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں اب ان کی کیا بات سنوں؟ اب کوئی بات ہی نہیں ہے۔ چودھری صاحب! آپ مہربانی کریں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: آپ میں جواب سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے، یہ تو مک مکا کی بات ہے۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جعلی ڈگری ہائے ہائے کے نعرے)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات ختم ہونے دیں اس کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میں کوئی غلط بات نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں، relevant بات ہو گی تو سنوں گا ورنہ نہیں سنوں گا۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! یہاں پر جو وضاحت کی گئی ہے اس کے حوالے سے میں ذاتی طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری پارٹی نے پچھلے دور میں ایک اقلیتی ممبر کو پانچ سال وزیر بنائے رکھا اور میں اس سلسلے میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کے ساتھ بھی کسی قسم کی زیادتی کو ہم نے کبھی second کیا ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں اپنی رائے دی ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اس وضاحت کے اندر یہ کہا جانا کہ کسی وجہ سے یا کسی کی تحریک پر کوئی سیاسی پارٹی، پیپلز پارٹی یا پاکستان مسلم لیگ اقلیتوں کے خلاف ہے یہ بالکل غلط بات ہے۔ میری یہ استدعا ہو گی کہ آپ اپنے چیمبر میں قائد حزب اختلاف، وزیر قانون اور یہاں پر ہماری ایک ساتھی ہیں ان کو بھی بلا لیں اور وہاں بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ہم وہاں بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں آپ کو invite کرتا ہوں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ ایوان کا ٹائم ضائع نہ کریں۔ آپ مہربانی کریں، اچھا نہیں لگے گا۔ جب میں آپ سے کہہ رہا ہوں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں point of personal explanation پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ میں چیمبر میں بات نہیں کرنا چاہتی، میں مک مکا والی بات نہیں کرنا چاہتی۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جعلی ڈگری ہائے ہائے کے نعرے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ایسے نہ کریں۔ مجھے ان کی بات سننے دیں۔ اگر ان کی بات relevant ہو گی تو سنوں گا ورنہ نہیں سنوں گا۔ آرڈر پلیز No comments جی، محترمہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ بار بار مذہب کی بات کی جا رہی ہے۔۔۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جعلی ڈگری ہائے ہائے کے نعرے)

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: میں کھڑی رہوں گی۔ جہاں تک مذہب کی بات کی گئی ہے تو یہ میرے بھائی ہیں اس اسمبلی کے ممبر ہیں۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جعلی ڈگری ہائے ہائے کے نعرے)

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ان کو چپ کرائیں تاکہ میں آپ کو clear کر سکوں۔ آپ House in order کریں تاکہ میں بات کروں۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جعلی ڈگری ہائے ہائے کے نعرے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز Order in the House جی، محترمہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ یہ already اقلیتی ممبر ہیں، اس اسمبلی کے ہمارے معزز ممبر ہیں اور میں اس چیز کو admit کرتی ہوں۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جعلی ڈگری ہائے ہائے کے نعرے)

جناب سپیکر: آپ سب خاموشی اختیار کریں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ ایوان کا decorum ٹھیک کرا لیں میں دو گھنٹے کھڑی رہوں گی۔ مجھ میں اتنا stamina ہے کہ میں دو گھنٹے کھڑی رہ سکتی ہوں، آپ ان کو چپ کرا لیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، مجھے ان کی بات سننے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ایسے تو میں نہیں بول سکتی۔

جناب سپیکر: Carry on آپ بولنا چاہیں تو میں سن رہا ہوں، آپ کی آواز میرے کان میں آ رہی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں کیسے بات کروں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ان کو ایوان سے باہر بھیجیں تاکہ ایوان کی کارروائی کی جا سکے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اگر ہماری بات نہیں سنی جائے گی تو پھر ہم بھی کسی کو نہیں بولنے دیں گے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! انہوں نے کیا مذاق بنا رکھا ہے۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جعلی ڈگری ہائے ہائے کے نعرے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، مجھے ان کی بات سننے دیں۔ میں ان کی بات سنوں گا، میں نے بات سننی ہے۔

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: ہم نہیں سننا چاہتے۔

جناب سپیکر: اگر آپ نہیں سننا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! House in order کرانا آپ کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: کیا بات ہے، میں آپ کا پابند ہوں؟ مجھے یہ پسند نہیں ہے۔آپ بیٹھیں۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ بیٹھ جائیں۔آپ بیٹھیں۔ محترمہ! آپ جلدی بات کریں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں بالکل نہیں چاہتی کہ مذہب کے کسی معاملے میں مجھے involve کیا جائے۔ میں نے جب تحریک استحقاق move کی تھی تو اس کا مقصد ہی یہ تھا کہ پنجاب اسمبلی میں بجٹ پیش کیا جا رہا ہے، یہ بہت important بجٹ ہوتا ہے، ہمارا پنجاب 65 فیصد ہے اور ایسا بندہ جس پر already الزام لگ چکا ہے اور وہ میں نے clear کیا۔ میری جیت تو اس میں ہوئی ہے کہ یہ بجٹ پیش نہیں کر رہے، اسی میں میری جماعت سرخرو ہو چکی ہے۔ میں نے جماعت کی اجازت سے تحریک استحقاق پیش کی تھی۔ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ اس بات کو ہرگز نہ لایا جائے کہ خدانخواستہ میں مذہب پر کہہ رہی ہوں اور جیسا ماضی میں ہوا ہے میں ایسی کوئی مثال قائم نہیں کرانا چاہ رہی تھی وہ میرے معزز ممبر ہیں اگر ایسی clerical mistake ہوئی تھی تو انہیں suo moto action دلوانا چاہئے تھا ان کو نادرا کے خلاف action لینا چاہئے تھا۔ یہ میں نہیں بول رہی بلکہ میرے پاس جو ان کے documents ہیں وہ بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ وہ مجھے دیں میں دیکھوں گا۔اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: میری جیت اسی میں ہے کہ میں نے ان کو بجٹ پیش نہیں کرنے دیا۔ پرویز الٰہی زندہ باد، پاکستان مسلم لیگ زندہ باد۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: اب سوالات شروع کرتے ہیں۔ محترمہ مائزہ حمید صاحبہ کا سوال ہے۔

محترمہ مائزہ حمید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6852 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان، لینڈ کمیشن کی اراضی کی تفصیلات

*6852: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں لینڈ کمیشن کی کتنی زمین کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنی اراضی خالی پڑی ہے اور کتنی پر لوگ ناجائز قابض ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 2002تا2007 کے دوران اس ضلع میں واقع لینڈ کمیشن کی کافی اراضی جعل سازی سے اس ضلع کے علاوہ دیگر اضلاع کے لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے؟

(د) یہ زمین الاٹ کرنے والی اتھارٹی کون ہے اس میں کون کون سے اہلکاران شامل تھے ان کے نام وعہدہ سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت یہ اراضی اس ضلع کے غریب کاشتکاروں کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال وکالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں تحصیل وار اراضی ضبط شدہ بحق صوبائی حکومت زیر ضابطہ زرعی اصلاحات 1972اور قانون زرعی اصلاحات 1977 کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام تحصیل	نام موضع	رقبہ
صادق آباد	کڑک	1194 - 00
	گل محمد	253 - 06
	سردار گل	21 - 09
	مرید آباد	1170 - 00
	کل رقبہ	2638 - 15
لیاقت پور	چک دنیاپور	1264 - 00
	بیٹ آہیر	242 - 01
	بیٹ بھتر	447 - 04
	بخشو بھتر	28 - 15
	دفلی کبیر خان	2078 - 11
	احمد علی لاڑ	801 - 01
	فخر آباد	252 - 10
	ٹبی سیداں	01 - 00
	مڈ دولت شاہ	2480 - 01
	کل رقبہ	7595 - 03
رحیم یار خان	بلاقی والی	88 - 01
	ترنڈہ علی مراد خان	339 - 15
	عبدالرحمان	116 - 00
	کچہ محازی	142 - 10
	احسان پور	198 - 08

33 - 19	چک دیہہ	
599 - 00	کچہ گوپانگ	
592 - 17	پھوڑاں	
560 - 00	مڈمنٹھار	
160 - 06	نبی پور	
41 - 06	آبادپور	
07 - 00	بیٹ میر احمد	
10 - 00	فضل آباد	
47 - 19	قیصر چوہان	
105 - 02	احمد آباد	
92 - 00	ٹبہ چوہان	
10 - 18	تاج پور مرید والا	
14 - 18	اشرف آباد	
448 - 00	کوٹ مہدی شاہ	
114 - 04	پیرولی محمد سلطان	
26 - 05	شاہ پور	
468 - 00	بہودی پور ماچھیاں	
1802 - 07	قادر آباد	
4921 - 15	دولت پور	
10940 - 10	کل رقبہ	
470 - 06	احمد آباد	خان پور
22 - 13	گہنہ لاڑ	
56 - 18	کھائی خیر شاہ	
32 - 11	میانوالی	
486 - 16	بیٹ مغل	
1069 - 04	کل رقبہ	
22243 - 12	کل رقبہ ضلع	

(ب) ضلع ہذا میں قانون زرعی اصلاحات کے تحت اراضی ضبط شدہ بحق صوبائی حکومت (لینڈ کمیشن) بقدر 6714 کنال 6 مرلے خالی اور دریا برد ہے جو کہ الاٹمنٹ کے قابل نہ ہے۔ بقیہ 15529 کنال 6 مرلے ضبط شدہ اراضی پر ڈیکلرینٹس و مزارعین قابض ہیں اور ان کے مقدمات مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔ جن کے فیصلہ جات ہونے کے بعد ضبط شدہ اراضی مستحق مزارعین اور چھوٹے مالکان کو مروجہ قواعد کے تحت الاٹ کی جائے گی۔

(ج) ضلع ہذا میں جعلسازی سے 2002 تا 2007 کوئی اراضی الاٹ نہ کی گئی ہے۔

(د) ندارد

(ہ) اس کا جواب جز (ب) کے سامنے دیا گیا ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔اب مہربانی کریں۔بہت ہو چکی ہے۔آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! سروسز ہسپتال میں جو بچے جل کر فوت ہوئے ہیں ان پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: اب نہیں۔بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: کل سروسز ہسپتال میں جو واقعہ ہوا ہے اس پر بات کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔آپ تشریف رکھیں۔کیا آپ تشریف رکھیں گی؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! کل سروسز ہسپتال میں معصوم بچے جل کر مر گئے ہیں اس پر ہمیں بات کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: مجھے دبائیں نہ۔مہربانی کریں اور اپنی جگہ پر تشریف رکھیں۔میں سوال لے رہا ہوں۔جی، محترمہ!

محترمہ مائزہ حمید: جناب سپیکر! انہوں نے جن غریب کاشتکاروں کو ابھی تک زمینیں الاٹ نہیں کیں اور ابھی تک ان کے کیسز عدالتوں میں ہیں اور وہ ساٹھ سالوں سے اس زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں اور بڑے landlords ان پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب تک عدالتوں سے ان کے فیصلے نہیں ہوتے اس وقت تک ان کو کس قسم کی protection دی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کے سوال کو خود بھی صحیح طرح سے سُن نہیں پایا۔

محترمہ مائزہ حمید: جناب سپیکر! یہ چھوٹے کاشت کار جن کے cases عدالت میں چل رہے ہیں اور پچاس، ساٹھ سالوں سے ان زمینوں پر بیٹھے ہوئے ہیں انہیں بڑے landlords وہاں سے اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو کیا ان کی protection کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی):جناب سپیکر! سرکاری زمینوں پر جتنے کاشت کار ناجائز قابض ہیں خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے ان کو حکومت کوئی protectionاس لئے نہیں دیتی کیونکہ یہ حکومت کے rules کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ جتنے بھی ناجائز قابضین ہیں انہوں نے مختلفtacticsاستعمال کر کے عدالتوں سےstay orders جاری کرا رکھے ہیں جن کی وجہ سے وہ زمینیں vacate نہیں ہو رہیں۔ جن کے stay orders خارج ہو گئے ہیں ان سے سرکاری زمینیں خالی کرالی گئی ہیں۔

محترمہ مائزہ حمید:جناب سپیکر! غریب مالکان جو کہ پچاس، ساٹھ سالوں سے وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اگر حکومت انہیں یہ زمین الاٹ کرنا چاہتی ہے تو پھر انہیں protection دینا ہو گی ورنہ بڑے زمیندار انہیں وہاں سے اٹھا دیں گے۔ کیا حکومت کی طرف سے انہیں کوئیprotectionدی جارہی ہے یا نہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی):جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ناجائز قابضین خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے انہیں حکومت کی طرف سے کوئیprotectionاس لئے نہیں دی جارہی کیونکہ وہ حکومت کےrulesکیviolationکر رہے ہیں۔

محترمہ مائزہ حمید:جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ چھوٹے مالکان کو کب تک زمین کا قبضہ مل جائے گا؟ وہ لوگ جو کہ ان زمینوں پر پچھلے پچاس، ساٹھ سالوں سے بیٹھے ہوئے ہیں ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا، کیا ان کو وہاں سے اٹھا دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی):جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنی بہن کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ناجائز قابضین چاہے وہ ساٹھ یا دس سال سے غیر قانونی طور پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سرکاری زمین واگزار کرانے کے بعدauctionکی جاتی ہے اور جو شخص زیادہ بولی دیتا ہے اسے وہ زمین الاٹ کر دی جاتی ہے۔

محترمہ مائزہ حمید:جناب سپیکر! میرا جواب ابھی تک clearنہیں ہوا۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ جو غریب کسان ان زمینوں پر پچھلے پچاس، ساٹھ سالوں سے بیٹھے ہوئے ہیں ان کے تحفظ کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، کیا آپ ان کو زمین الاٹ کریں گے یا پھر انہیں بے دخل کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز(سردار قیصر عباس خان مگسی):جناب سپیکر! ان لوگوں نے مختلف عدالتوں سےstay orders لئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خود ہی اپنے آپ کو پھنسایا ہوا ہے اگر

یہ لوگ litigation میں نہ جاتے تو پھر حکومت ان کے لئے کچھ سوچ سکتی تھی۔انہوں نے خود کو litigation میں الجھایا ہوا ہے اور مختلف عدالتوں سے stay لئے ہوئے ہیں لہذا stay کے دوران حکومت کوئی step نہیں اٹھا سکتی۔

محترمہ مائزہ حمید: جناب سپیکر! stay order کے باوجود بڑے زمیندار انہیں وہاں سے اٹھا دیتے ہیں تو اس صورت میں حکومت کی طرف سے کیا protection دی جاتی ہے ؟

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، شیر علی خان صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس جواب میں جو رقبہ بیان کیا گیا ہے کیا یہ کنال اور ایکڑوں میں بتایا گیا ہے ؟ میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ب) کے حوالے سے ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ "6714 کنال 6 مرلے رقبہ خالی اور دریا بُرد ہے جبکہ 15529 کنال 6 مرلے ضبط شدہ اراضی پر ڈیکلریٹنٹس و مزارعین قابض ہیں اور ان کے مقدمات مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔" یہ جواب 4۔اکتوبر 2010 کا ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ پچھلے ڈیڑھ سال میں 15529 کنال میں سے کتنے رقبے کا فیصلہ ہو چکا ہے ؟

جناب سپیکر: معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ اب تک کتنے رقبے کا فیصلہ ہو چکا ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (سردار قیصر عباس خان مگسی): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے اپنے پہلے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ کیا یہ رقبہ کنال یا ایکڑوں میں ہے ؟ یہ رقبہ کنال اور مرلے میں بتایا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے دوسرے سوال میں پوچھا ہے کہ کتنے رقبے کا اب تک فیصلہ ہو چکا ہے ؟ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ cases ابھی تک مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں نے latest position پوچھی ہے ؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے آپ کو اس کی latest position بتا تو دی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (سردار قیصر عباس خان مگسی): جناب سپیکر! صورتحال یہ ہے کہ اگر محکمہ کسی ایک عدالت سے stay vacate کراتا ہے تو یہ دوسری سینئر عدالت سے stay لے لیتے ہیں۔ مثلاً ہم سول کورٹ سے stay خارج کراتے ہیں تو وہ سیشن کورٹ میں اپیل کر دیتے ہیں اور

جب ہم سیشن کورٹ سے اپیل خارج کراتے ہیں تو وہ ہائیکورٹ میں چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ اسی طرح سے چل رہا ہے۔ چونکہ ان کا stay چل رہا ہے اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کے legal rights تو infringe نہیں کر سکتے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ cases اب سول کورٹ میں نہیں بلکہ سپریم کورٹ میں ہوں گے۔ چونکہ آخری land reform جو ہے وہ 1977 میں ہوا تھا۔ میں یہ ماننے کو تیار نہیں کہ پچھلے ڈیڑھ سال میں کسی مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ 2010 اور 2012 میں ایک جیسی صورتحال نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! جب بھی میرا ضمنی سوال آتا ہے تو آپ وقفہ سوالات ختم کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں ختم نہیں کرتا بلکہ آپ اپنا وقت دوسری باتوں میں ضائع کرتے ہیں۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: چلیں، کوئی بات نہیں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اکثریت نے اقلیت کو مان لیا ہے۔ اللہ کرے کہ اگلی دفعہ اس صوبے کا وزیر اعلیٰ بھی اقلیت سے ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال و کالونیز (سردار قیصر عباس خان مگسی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع رحیم یار خان، ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کی تفصیلات

*6853: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کے لئے سافٹ ویئر کے انتخاب کا عمل نومبر 2009 میں مکمل ہونا تھا کیا وہ مکمل ہو چکا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اس کی تاخیر میں کون کون سے اعلیٰ حکام و اہلکاران شامل ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر مال و کالونیز(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) جی ہاں۔نہ صرف رحیم یار خان بلکہ پنجاب بھر میں استعمال کے لئے سافٹ ویئر کے انتخاب کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) سافٹ ویئر کے انتخاب کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور اس میں کوئی تاخیر نہیں ہے۔

لاہور۔محکمہ کی اراضی و دیگر تفصیلات

*7839: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کی حدود میں محکمہ مال کی کتنی سرکاری اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی بنجر اور کتنی غیر آباد ہے؟

(ج) کتنی اراضی لیز/ٹھیکہ/پٹہ پر ہے اور اس سے سالانہ کتنی آمدن ہوئی ہے 09۔2008 اور 10۔2009 کی تفصیل بتائیں؟

(د) کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ہ) حکومت سرکاری اراضی ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال و کالونیز(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) لاہور کی حدود میں محکمہ مال کی 381724 کنال اراضی ہے۔

(ب) لاہور میں بنجر اراضی 13213 کنال اور غیر آباد اراضی 24961 کنال ہے۔

(ج) سال 09-2008 اور 10-2009 سے کوئی بھی اراضی/ٹھیکہ/پٹہ پر نہ دی گئی ہے۔

(د) لاہور میں محکمہ مال کی 42827 کنال اراضی پر ناجائز قابضین ہیں۔

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے 2011-03-11 سے سرکاری رقبہ واگزار کروانے کی مہم شروع کی ہے اور یہ مہم جاری ہے۔

ضلع لاہور۔الاٹمنٹ،پٹہ و لیز پر دی گئی اراضی کی تفصیلات

*7840: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک ضلع لاہور کی حدود میں کتنی اراضی کن کن افراد کو الاٹ/پٹہ/لیز پر دی گئی؟

(ب) یہ اراضی الاٹ /پٹہ /لیز پر دینے سے قبل اخبار میں تشہیر کی گئی تو اخبار کی نقل فراہم کریں؟
(ج) اس اراضی سے کتنی آمدن حاصل ہوئی؟
(د) کتنی اراضی رولز میں نرمی کر کے الاٹ /پٹہ /لیز پر دی گئی، رولز میں نرمی کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز(راناثناء اللہ خان):

(الف) یکم جنوری2008 سے لے کر آج تک ضلع لاہور کی حدود میں اراضی کسی کو بھی الاٹمنٹ / پٹہ / لیز پر نہ دی گئی ہے۔
(ب) ۔ایضاً۔
(ج) ۔ایضاً۔
(د) ۔ایضاً۔

سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں وطن کارڈز تقسیم کرنے کی تفصیلات

*7881: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری تا اکتوبر2010 سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں کل کتنے وطن کارڈز تقسیم کئے گئے؟
(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں کل کتنی رقم تقسیم کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مال و کالونیز(راناثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں 31۔دسمبر2010 تک سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں کل 608,189 وطن کارڈ مبلغ-/20000روپے فی کس تقسیم کئے گئے۔
(ب) متاثرہ اضلاع میں کل-/12,163,780,000روپے کے وطن کارڈ جاری کئے گئے۔جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1-مظفر گڑھ	-/4,844,640,000روپے
2-راجن پور	-/2,451,940,000روپے
3-میانوالی	-/1,324,160,000روپے
4-رحیم یار خان	-/988,000,000روپے
5-لیہ	-/918,900,000روپے
6-ڈی جی خان	-/518,480,000روپے

7-ملتان	343,660,000/-روپے
8-جھنگ	267,100,000/-روپے
9-بھکر	223,740,000/-روپے
10-سرگودھا	209,580,000/-روپے
11-خوشاب	73,580,000/-روپے
میزان:	12,163,780,000/-روپے

اس کے علاوہ بارشوں اور سیلاب میں 134 فوت شدگان کے لواحقین کو امداد کی ادائیگی کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کو 40,200,000/-روپے جاری کئے گئے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

1-لاہور	5,400,000/-روپے
2-گجرات	900,000/-روپے
3-راجن پور	6,300,000/-روپے
4-میانوالی	3,900,000/-روپے
5-راولپنڈی	3,000,000/-روپے
6-سیالکوٹ	3,300,000/-روپے
7-بھکر	300,000/-روپے
8-خوشاب	3,000,000/-روپے
9-اٹک	3,600,000/-روپے
10-سرگودھا	3,300,000/-روپے
11-گوجرانوالہ	900,000/-روپے
12-چکوال	1,500,000/-روپے
13-رحیم یار خان	2,400,000/-روپے
14-اوکاڑہ	1,200,000/-روپے
15-ڈی جی خان	1,200,000/-روپے
میزان	40,200,000/-روپے

مزید برآں مختلف اضلاع میں 121 فوت شدگان کے لواحقین کی امداد کے لئے 3 کروڑ 63 لاکھ روپے جاری کئے جا رہے ہیں۔

ضلع اوکاڑہ، چک فیض آباد کے قبرستان پر بااثر افراد کے قبضہ کی تفصیلات

*8561: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے قبرستان کا رقبہ 8 ایکڑ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قبرستان کے تقریباً5ایکڑ رقبہ پر بااثر لوگوں نے عرصہ دراز سے قبضہ کرر کھاہے ان کے نام اور ولدیت سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی اور ان سے لگان جرمانہ وصول کر کے قبرستان کی زمین واپس کروانے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال وکالونیز(راناثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ ریکارڈ بمطابق رجسٹر حقداران زمین سال09-2008 کھیوٹ نمبر82 خسرہ نمبر26/37 رقبہ تعدادی 03-38K مقبوضہ اہل اسلام رفاہ عامہ مجوزہ قبرستان موضع کھولے مریدوالے میں واقع ہے۔

(ب) مجوزہ قبرستان کے ملحقہ مالکان اراضی محمد عاشق ولد محمد دین وٹو، رقبہ 1K-10M، محمد اسلم ولد محمد وٹو 0K-10M فرزند علی ولد حمد یار وٹو 1K-10M کل رقبہ 3K-10M پر قابض تھے جن کو موقعہ پر نشاندہی قبرستان کر کے رقبہ 3K-10M سے موقعہ پر بے دخل کر دیا گیا ہے، اب موقعہ پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(ج) چونکہ رقبہ رفاہ عامہ مجوزہ قبرستان ہے۔موقعہ پر اب کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔کسی کو ناجائز قبضہ کی بابت لگان / جرمانہ عائد نہ ہو سکا ہے۔رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت نہ ہے۔بلکہ گاؤں والوں کی ملکیت ہے۔اپنے طور پر قبرستان کے لئے مشترکہ رقبہ مالکان اراضی نے چھوڑ رکھا ہے۔جس کا انہوں نے کوئی عوض حاصل نہ کیا ہے۔بلکہ توشہ آخرت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

گوجرانوالہ شہر، محکمہ کی اراضی کی تفصیلات

*8568: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ شہر میں محکمہ مال وکالونیز کی اراضی کتنی ہے؟

(ب) محکمہ مال وکالونیز کی اراضی کس کس کے پاس ہے یہ لیز پٹہ / دیگر کن شرائط پر دی گئی ہے؟

(ج) اس سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کس کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ان ناجائز قابضین کے نام اور زیر قبضہ اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان سے حکومت کب تک یہ سرکاری اراضی واگزار کروالے گی؟

وزیر مال وکالونیز(راناثناء اللہ خان):

(الف) کل سرکاری رقبہ 15781 کنال 17 مرلے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(i) وہ رقبہ جو گورنمنٹ کے مختلف محکمہ جات کے زیر قبضہ ہے 12998 کنال 5 مرلے

(ii) رقبہ برائے غیر ممکن راستہ، قبرستان، چھپڑ وغیرہ 2730 کنال 4 مرلے

(iii) وہ رقبہ جس کی بابت ہائیکورٹ نے سٹے آرڈر جاری کر رکھا ہے۔ 15 کنال 10 مرلے

(iv) وہ رقبہ جس کو محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے لیز پر مختلف پٹرول پمپس کو دے رکھا ہے۔ 8 کنال 12 مرلے، جس کی تفصیل یہ ہے:-

غلام دستگیر اینڈ برادرز، پولیس اینڈ کمپنی

ہارون اینڈ برادرز، پی ایس او پولیس لائن

نعیم احمد خان، الفافلنگ سٹیشن اٹک جناح چوک دولے

(v) ناجائز قابضین سے جو رقبہ واگزار کروایا گیا 29 کنال 6 مرلے

(ب) محکمہ مال وکالونیز کی جانب سے کوئی رقبہ پٹہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) جو رقبہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے لیز پر دیا ہوا ہے اس کی آمدن کی تفصیل وہی محکمہ دے سکتا ہے۔

(د) کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔

(ہ) رقبہ تعدادی 15 کنال 10 مرلے جو ناجائز قابضین کے پاس ہے، سٹے آرڈر خارج ہونے کے بعد واگزار کروالیا جائے گا۔

ضلع گجرات، محکمہ کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*8599: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ کا کل کتنا رقبہ ہے، کتنا آباد ہے اور کتنا غیر آباد ہے؟

(ب) کیا حکومت غیر آباد رقبہ کو آباد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال و کالونیز(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ کے رقبہ کی تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام تحصیل	کل رقبہ	آباد	غیر آباد
1	گجرات	1341A-5K-14M	80A-6K-16M	1261A-1K-18M
2	کھاریاں	1A-3K-3M	1A-3K-3M	- -
3	سرائے عالمگیر	- -	- -	- -
	میزان	1343A-0K-17M	81A-9K-19M	1261A-1k-18M

(ب) جہاں تک غیر آباد رقبے کو آباد کرنے کا تعلق ہے یہ رقبہ چونکہ غیر ممکن کھولے، زیر دریا ریت، دواڑہ وغیرہ ہونے کی وجہ سے رقبہ کو لیز پر لینے کے لئے کوئی آدمی تیار نہ ہے اور نہ ہی یہ رقبہ فی الحال آباد کیا جا سکتا ہے۔

لاہور۔پٹوار حلقوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8623: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے پٹوار حلقے ہیں اور پٹواریوں کی تعداد کیا ہے، سال 2010 میں کتنے پٹواری معطل کئے گئے؟

(ب) کیا تمام پٹوار حلقوں میں پٹواری تعینات ہیں، کتنے پٹواریوں کو 2010 کے دوران ملازمت سے برخاست کیا گیا اور کن الزامات پر ایسا کیا گیا؟

(ج) کیا ایسے پٹواری ہیں جن کے چارج میں دو حلقے ہوں اور اگر جواب ہاں میں ہے تو ایسا کیوں کیا گیا ہے؟

وزیر مال و کالونیز(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) لاہور میں کل 211 حلقے ہیں اور 245 پٹواری کام کر رہے ہیں۔ باقی پٹواری دفتری امور کی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور سال 2010 میں 30 پٹواری معطل کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں تمام حلقوں میں پٹواری تعینات ہیں اور سال 2010 میں 22 پٹواریوں کو ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے، جن پر اختیارات سے تجاوز، ریکارڈ میں ردوبدل، کرپشن، ڈیوٹی سے کوتاہی وغیرہ کے الزامات ہیں۔

(ج) جی ہاں ایسے پٹواری ہیں جن کے پاس ایک سے زائد حلقے ہیں۔اس کی وجہ حلقہ پٹواری کا چھٹی پر جانا، معطل ہو جانا یا کوئی انتظامی امور ہونا ہے۔

ضلع قصور۔پٹواریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8653: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع مچھیانہ تحصیل چونیاں (قصور) میں اس وقت کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) اس وقت کس کس پٹواری کے خلاف کس کس بناء پر انکوائری چل رہی ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) یکم جنوری2010 سے آج تک کس پٹواری کے خلاف ای ڈی او(آر)قصور کے پاس درخواستیں موصول ہوئیں یہ درخواستیں کس نے دیں اور کس بناء پر دیں؟

(د) ای ڈی او(آر) نے ان درخواستوں کی انکوائری کس آفیسر سے کروائی کس پٹواری کے خلاف شکایات درست ثابت ہوئیں اور اس پر اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ہ) کس کس پٹواری کو الزامات ثابت ہونے پر suspend کرنے کے بعد بحال کر دیا اور یہ کس نے کیوں بحال کیا؟

وزیر مال و کالونیز(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) اس وقت صرف ایک پٹواری جمیل احمد سرکل مچھیانہ میں تعینات ہے۔عہدہ پٹواری گریڈ نمبر9، میٹرک پاس اور پٹوار کورس پاس ہے۔عرصہ تعیناتی تقریباً6ماہ ہے۔

(ب) تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے:-

1)قصور

i) محمد منیر ساجد پٹواری گریڈ9کی پیڈا کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے۔
(کیس PST سے ریمانڈ ہوا ہے)

ii) محمد طیب پٹواری گریڈ9کی پیڈا کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے۔
(کیس PST سے ریمانڈ ہوا ہے)

iii) مراتب علی پٹواری گریڈ9کی پیڈا کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے۔
(کیس PST سے ریمانڈ ہوا ہے)

2)کوٹ رادھا کشن

(i) محمد شعیب پٹواری گریڈ9 کی (مس کنڈکٹ اور کرپشن)پیڈا کے تحت 3 عدد انکوائری زیر سماعت ہیں۔

(ii) محمد سلیم بھٹی پٹواری گریڈ9 کی پیڈا کے تحت 2 عدد (مس کنڈکٹ)انکوائری ہائے زیر سماعت ہیں۔

(iii) محمد یعقوب پٹواری گریڈ9 کی(مس کنڈکٹ، کرپشن) پیڈا کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے۔

(iv) شہزاد علی ورک، پٹواری گریڈ9 کی (مس کنڈکٹ) پیڈا کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے۔

3-چونیاں: کوئی انکوائری زیر سماعت نہ ہے۔

4-پتوکی:

i) محمد سرور پٹواری گریڈ9 کی(مس کنڈکٹ وغیرہ)پیڈا کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے۔

ii) شہزاد پرویز پٹواری گریڈ9 کی(مس کنڈکٹ وغیرہ)پیڈا کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے۔

(ج) تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

قصور

(i) منیر ساجد، پٹواری، مراتب علی، پٹواری کے خلاف پیڈا کے تحت انکوائری ہائے جو PST کے فیصلہ مورخہ 10-12-2010 کی ڈائریکشن کے مطابق زیر سماعت ہیں۔ان کا عہدہ، پٹواری اور گریڈ9 ہے۔

(ii) الطاف حسین، پٹواری کے خلاف مورخہ 20-03-2010(مس کنڈکٹ وغیرہ) کے تحت انکوائری ہوئی جس میں وہ "exonerated" ہو چکا ہے۔

(iii) ارشد جمال، پٹواری کے خلاف مورخہ 21-04-2010(مس کنڈکٹ وغیرہ) کے تحت انکوائری ہوئی جس میں "مائنر پینلٹی" ہوئی۔

(iv) شاہین پٹواری کے خلاف مورخہ 06-12-2010(مس کنڈکٹ وغیرہ) کے تحت انکوائری ہوئی، جس میں وہ "exonerated" ہوا۔

(v) محمد انور پٹواری کے خلاف مورخہ 14-03-2011(مس کنڈکٹ وغیرہ) کے تحت انکوائری ہوئی جس میں وہ "exonerated" ہوا۔

کوٹ رادھا کشن:

اس دوران 5 عدد انکوائری ہائے زیر سماعت ہوئی ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) محمد شعیب پٹواری گریڈ9 کی (مس کنڈکٹ اور کرپشن)پیڈا کے تحت 3 عدد انکوائری زیر سماعت ہیں۔

(ii) محمد سلیم بھٹی پٹواری گریڈ9 کی پیڈا کے تحت 2 عدد (مس کنڈکٹ) انکوائری ہائے زیر سماعت ہیں۔

(iii) محمد یعقوب پٹواری کی گریڈ9 کی (مس کنڈکٹ و کرپشن) پیڈا کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے۔

(iv) شہزاد علی ورک پٹواری گریڈ9 کی (مس کنڈکٹ) پیڈا کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے۔

چونیاں:

(i) تحصیل ہذا میں اس دوران عبدالعزیز پٹواری، ویس محمد پٹواری، منیر احمد پٹواری، محمد نوید پٹواری، محمد اجمل پٹواری، محمد اشرف پٹواری، جمیل احمد پٹواری، ممتاز احمد پٹواری، شبیر احمد پٹواری کے خلاف محکمانہ انکوائری ہائے (مس کنڈکٹ وغیرہ) پیڈا کے تحت ہوئیں جس میں ان کو "exonerated and Censure" کیا گیا۔

پتوکی:

(ii) محمد سرور پٹواری، لیاقت علی پٹواری، محمد بوٹا پٹواری، شاہد پرویز پٹواری کے خلاف محکمانہ انکوائری ہائے (مس کنڈکٹ وغیرہ) پیڈا کے تحت ہوئی جس میں "exonerated" ہوئے۔

(د) ای ڈی او (آر) نے درخواستوں کو متعلقہ اے سی / ڈی ڈی او (آر) صاحبان اتھارٹی کو برائے انکوائری ارسال کیا اور مابعد اتھارٹی نے نائب تحصیلداران سے انکوائری ہائے کروائیں (جن کی تفصیل جواب (ج) میں درج ہے) اس کے مطابق ایک پٹواری ارشد جمال کو minor penalty دی گئی لیاقت علی، محمد نوید و محمد اجمل پٹواریان کو censure کیا گیا محمد سرور پٹواری پتوکی کی ایک سال کی ترقی بند کی گئی۔

(ہ) تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

قصور

I) الطاف حسین، ارشد جمال، شاہین اقبال، محمد انور، لیاقت علی پٹواریان معطل ہوئے تھے جو بعد از انکوائری الزامات ثابت نہ ہونے پر ان کو بحال کر دیا گیا تھا۔

کوٹ رادھا کشن: کوئی معطل شدہ پٹواری بحال نہ ہوا۔

چونیاں: منشی جمیل احمد پٹواری مورخہ 10-01-2011 کو معطل ہوا اور الزام ثابت نہ ہونے پر متعلقہ اے سی / ڈی ڈی او (آر) صاحب نے بحال کیا۔

پتوکی: محمد سرور پٹواری، لیاقت علی پٹواری کو معطل کیا گیا تھا اور بعد انکوائری پر متعلقہ اے سی / ڈی ڈی او (آر) صاحب نے بحال کیا۔

دفتر رجسٹرار نشتر ٹاؤن لاہور میں متعدد جعلی مختار نامہ عام بنانے کی شکایات و دیگر تفصیلات

*8663: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جون 2008 سے 31۔دسمبر 2008 تک سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن لاہور کی عدالت سے کتنے مختار نامہ عام رجسٹرڈ ہوئے اور کس کس نے کس کس کے نام سے بنوائے؟

(ب) کتنے مختار نامہ عام عدالت میں دونوں فریقین کی موجودگی میں رجسٹرڈ ہوئے اور کتنے مختلف کمیشن کی طرف سے رجسٹرڈ کروائے گئے؟

(ج) کیا ان مختار نامہ عام میں تمام requirement پوری کی گئی تھی، تو یہ ریکوائرمنٹ کس کس نے تصدیق کی؟

(د) کیا ان مختار نامہ عام میں پٹواری اور گرداور متعلقہ کی تصدیق کروائی گئی تھی؟

(ہ) کتنے مختار نامہ عام کے جعلی بنوانے کی درخواستیں متعلقہ دفتر میں کس کس نے دیں اور اس پر متعلقہ افسران نے کیا ایکشن لیا؟

(و) کتنے مختار نامہ عام جعلی ہونے پر کینسل کئے گئے؟

(ز) جعلی مختار نامہ بنانے اور بنوانے کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا اور کس کس کے خلاف ایکشن لیا گیا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر مال و کالونیز (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) بمطابق سب رجسٹرار نشتر ٹاؤن لاہور یکم جون 2008 تا 31۔دسمبر 2008 کل 826 مختار نامہ جات عام رجسٹرڈ ہوئے اور جن کے نام پر رجسٹرڈ ہوئے ان کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دو عدد مختار نامہ جات عام روبرو سب رجسٹرار رجسٹرڈ ہوئے۔ باقی 824 بذریعہ لوکل کمیشن رجسٹرڈ ہوئے۔

(ج) لوکل کمیشن نے فریقین کو ملاحظہ کر کے دستخط و نشان انگوٹھا جات ثبت کروا کر اور قانونی کارروائی مکمل کر کے اپنی پوری تسلی کے بعد وثیقہ جات پیش کئے جس پر دفتر نے سرکاری واجبات چیک کر کے رجسٹرڈ کئے۔

(د) فرد ملکیت جاری کردہ حلقہ پٹواری و تصدیق شدہ ریونیو آفیسر کی بنیاد پر رجسٹرڈ کئے گئے۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران جعلی مختار نامہ عام کی بابت کوئی درخواست دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی۔

(و) اس عرصہ کے دوران ایک عدد مختار نامہ عام نمبری1665 مورخہ 21-06-2008 کو بذریعہ عدالت منسوخ ہوا۔

(ز) اگر کوئی درخواست بابت جعلی مختار نامہ عام آئے گی تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع چنیوٹ، سرکاری کالونیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8698: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنی سرکاری کالونیز موجود ہیں؟

(ب) متذکرہ ضلع میں کیا حکومت سرکاری ملازمین کے لئے کالونی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال و کالونیز (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) چنیوٹ کو یکم جولائی2009 کو ضلع کا درجہ دیا گیا، اس سے پیشتر چنیوٹ ضلع جھنگ کی ایک تحصیل تھا اس وقت ضلع چنیوٹ میں محکمہ مال کے اہلکاران کے لئے چند کوارٹرز پر مشتمل ایک کالونی موجود ہے۔

(ب) ضلع بننے کے بعد ضلعی کمپلیکس چنیوٹ کے لئے جگہ acquire کی جا رہی ہے۔جس کے ساتھ آفیسران و اہلکاران کے لئے رہائش گاہوں کی تعمیر بھی کی جائے گی تاکہ اس ضلع میں خدمات سرانجام دینے والے سرکاری ملازمین اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

ضلع وہاڑی، محکمہ کی اراضی و دیگر تفصیلات

*8718: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ مال و کالونیز کی وہاڑی میں کتنی سرکاری اراضی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) کتنی اراضی پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر ہے؟

(ج) یہ اراضی پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(د) اس اراضی سے سالانہ کتنی آمدن حکومت کو ہو رہی ہے؟

وزیر مال و کالونیز (راناثناء اللہ خان):

(الف) ضلع وہاڑی میں کل رقبہ بقایا سرکار 4222 ایکڑ 04 کنال 13 مرلے ہے، تفصیل بر Annex-"A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع وہاڑی میں کل 3280 ایکڑ 03 کنال 16 مرلے لیز/ٹھیکہ پر ہے۔

(ج) بورڈ آف ریونیو کی ہدایات نمبری CLI-118/210-223, CLI-117/2010-222 اور CLI-119/2010-224 مورخہ 13-01-2010 کے تحت موقع پر جلسہ عام میں بذریعہ بولی نیلام کی جاتی ہے۔

(د) کل آمدنی تقریباً 3,46,01,152 روپے سالانہ ہو رہی ہے۔

ضلع وہاڑی، پٹواریوں، قانونگو، نائب تحصیلدار کی خالی اسامیاں پُر کرنے کا معاملہ

*8720: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں پٹواریوں، قانونگو، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) حکومت کب تک یہ اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال و کالونیز (راناثناء اللہ خان):

(الف) ضلع وہاڑی میں پٹواریوں، قانونگو، تحصیلدار، نائب تحصیلدار کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	منظور شدہ تعداد اسامی ہائے
1	تحصیلدار	3
2	نائب تحصیلدار	19
3	قانونگو	31
4	پٹواری	260

(ب)

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	تحصیلدار	X
2	نائب تحصیلدار	8
3	قانونگو	4
4	پٹواری	39

(ج) حکومت پنجاب نے بھرتی پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔بھرتی پر سے پابندی ختم ہونے پر بھرتی کا عمل مکمل ہوگا۔

ضلع قصور میں اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کی تفصیلات

*8792: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیاوزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) ضلع قصور میں اشٹام پیپرز کی فروخت کا لائسنس کس کس کے پاس ہے ان کے نام مع ولدیت وپتاجات بتائے جائیں؟

(ب) اشٹام فروشی کا لائسنس لینے کا کیا طریق کار ہے، لائسنس کے حصول کے لئے کتنی تعلیم درکار ہے؟

(ج) کیا ضلع قصور میں اشٹام فروشی کے نئے لائسنس جاری کئے جارہے ہیں، لائسنس کون جاری کرتا ہے اور کتنی مدت میں لائسنس مل جاتا ہے، کیا کوئی سالانہ فیس ہے تو کتنی، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر مال و کالونیز(رانا ثناءاللہ خان):

(الف) بمطابق فہرست مہیاکردہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع قصور میں لائسنس یافتہ اشٹام فروشوں کی تعداد 409 ہے ان کے نام ولدیت اورپتاجات کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اشٹام فروشی کا لائسنس اسٹیمپ رولز 1934 کی دفعہ 26 کے تحت متعلقہ ڈسٹرکٹ کلکٹر جاری کرتا ہے جو درخواست گزار کے ذاتی کردار کے بارے میں محکمہ پولیس کی رپورٹ اور جائے حصول لائسنس کے سلسلہ میں وہاں کی آبادی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کی رپورٹ / سفارشات پر لائسنس جاری کیا جاتا ہے اور اس کے لئے تعلیم کا معیار مقرر نہ ہے البتہ درخواست گزار کا لکھا پڑھا ہونا ضروری ہے۔

(ج) ضلع قصور میں اشٹام فروشی کا آخری لائسنس مورخہ 05-04-2011 کو جاری کیا گیا تھا۔چونکہ ضلع قصور میں قبل ازیں کافی تعداد میں لائسنس جاری ہو چکے ہیں۔لہذا فی الحال ان کی پڑتال کی جارہی ہے۔لائسنس جاری کرنے کی کوئی مدت مقرر نہ ہے۔ مقامی پولیس اور متعلقہ

اسسٹنٹ کمشنر کی رپورٹ / سفارشات موصول ہونے پر ڈسٹرکٹ کلکٹر لائسنس جاری کرتا ہےاوراس کی کوئی سالانہ فیس مقرر نہ ہے۔

ضلع قصور۔اراضی کی سیٹلمنٹ کی تفصیلات

*8796: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام کب شروع ہوااوراس کو کب مکمل ہوناتھا؟

(ب) اب تک ضلع قصور کے کتنے موضع جات کی اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) اب تک ضلع قصور میں اس کام پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں اور اس کام پر کل کتنا سٹاف متعین ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(د) ضلع قصور میں اراضی کی سیٹلمنٹ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

وزیرمال وکالونیز(راناثناءاللہ خان):

(الف) بمطابق رپورٹ موصولہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر قصور ضلع ہذا01-07-1976 کو معرض وجود میں آیا تھا۔اس وقت سے لیکراب تک اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام شروع نہ ہوا ہے۔

(ب) ضلع قصور میں تاحال سیٹلمنٹ کا کام شروع نہ ہوا ہے۔

(ج) Nil

(د) Nil

ضلع سرگودھا۔رجسٹری فیس کی مد میں آمدن ودیگر تفصیلات

*8848: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال09۔2008اور10۔2009 میں ضلع سرگودھا میں رجسٹری فیس کی مد میں حکومت کو کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران صوبے کے کس ضلع میں سب سے زیادہ رجسٹری فیس وصول ہوئی اور سب سے کم کس ضلع کی تھی؟

وزیر مال و کالونیز(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں رجسٹری فیس کی مد میں مالی سال09-2008 اور مالی سال10-2009 کے دوران کل-/10,44,55,954روپے آمدن ہوئی ہے۔

سال09-2008	=	5,21,79,563روپے
سال10-2009	=	5,22,76,391روپے
میزان		10,44,55,954روپے

(ب) مذکورہ عرصہ09-2008اور10-2009کے دوران ضلع لاہور میں سب سے زیادہ رجسٹری فیس بالترتیب

سال09-2008	=	-/58,80,10,127روپے
سال10-2009	=	-/51,22,30,848روپے

مذکورہ عرصہ09-2008اور10-2009کے دوران ضلع میانوالی میں سب سے کم رجسٹری فیس بالترتیب

سال09-2008	=	-/43,54,532روپے
سال10-2009	=	-/45,94,090روپے

پرائیویٹائزیشن بورڈ کا قیام و دیگر تفصیلات

*9089:جناب محمد شفیق خان:کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں پرائیویٹائزیشن بورڈ کب وجود میں آیا،اس محکمہ کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) اس محکمہ نے اپنے قیام سے اب تک کتنی املاک فروخت کی ہیں اور ان سے کل کتنی آمدنی حاصل ہوئی؟

(ج) ضلع راولپنڈی میں کتنی سرکاری املاک فروخت ہوئیں اور ان سے کتنی رقم حاصل ہوئی؟

وزیر مال و کالونیز(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) پنجاب نجکاری بورڈ مورخہ1997-08-04 کو فنانس ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر FD.SO(AB)8-497 کے تحت معرض وجود میں آیا۔ حکومت پنجاب کی طرف سے دی گئی سرکاری املاک کو پنجاب نجکاری بورڈ بذریعہ نیلام عام شفاف طریقے سے فروخت کرتا ہے۔

(ب) پنجاب نجکاری بورڈ نے 1997 سے لے کر آج تک 386 سرکاری املاک بذریعہ نیلام عام فروخت کی ہیں اوران سے مبلغ 5070.771 ملین روپے کی آمدنی حاصل ہوئی ہے۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں اب تک 5 سرکاری املاک فروخت کی گئی ہیں جن سے مبلغ 22.500 ملین روپے کی آمدنی حاصل ہوئی ہے۔

ضلع راولپنڈی۔زرعی مقاصد کے لئے دی گئی اراضی پر رہائشی کالونیاں تعمیر کرنے کی تفصیلات

*9239: محترمہ رعنار ضوی: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے فوج کی غذائی ضروریات کے لئے زمین پٹے پردے رکھی ہے جوکہ قانون کے مطابق کسی اور مقصد کے لئے استعمال میں نہیں لائی جاسکتی؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ فوج نے زرعی مقاصد کے لئے پٹہ پر لی گئی اراضی پر رہائشی کالونیاں بنالی ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالاکاجواب اثبات میں ہے توکیاپنجاب حکومت فوج کوزرعی مقاصد کے لئے دی گئی زمین جس کی انہوں نے خلاف قانون وپالیسی حیثیت تبدیل کی ہے کوعدالت میں رجوع کرکے موجودہ قیمت وصول کرنے یاواپس لینے کوتیارہے؟

وزیرمال وکالونیز(راناثناءاللہ خان):

(الف) اضلاع

لاہور

قصور ندارد

شیخوپورہ ندارد

ننکانہ 351ایکڑزمین غیرقانونی طورپرفوج کے زیرقبضہ ہے۔

گوجرانوالہ ندارد

نارووال

سیالکوٹ M-17-K-178 فوج کے قبضہ میں ہے۔

حافظ آباد	
گجرات	ندارد
منڈی بہاؤالدین	ندارد
راولپنڈی	ندارد
جہلم	

اٹک 3793 ایکڑ برائے دفاع

چکوال	ندارد

سرگودھا۔ 4643 ایکڑ فوج کے زیر قبضہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) سٹیڈ گرانٹ	2872 ایکڑ
(ii) آرمی ویلفیئر سکیم	231 ایکڑ
(iii) ملٹری کیمپ گراؤنڈ	18 ایکڑ
(iv) برائے کاشت	410 ایکڑ

بھکر

خوشاب

میانوالی	ندارد

اضلاع

فیصل آباد 2850 ایکڑ برائے سٹیڈ گرانٹ اینیمل بریڈنگ سکیم

جھنگ	ندارد
ٹوبہ ٹیک سنگھ	ندارد
چنیوٹ	ندارد
ساہیوال	ندارد

اوکاڑہ 17013 ایکڑ ملٹری فارم اوکاڑہ

7778 ایکڑ آرمی سٹیڈ فارم کلیانہ

3193 ایکڑ ملٹری فارم رینالہ خورد

4530 ایکڑ آرمی سٹیڈ فارم رینالہ خورد

5379 ایکڑ آرمی ویلفیئر ٹرسٹ پر دینہ آباد

پاکپتن 5022 ایکڑ

ملتان	
خانیوال	ندارد
لودھراں	
وہاڑی	
ڈیرہ غازی خان	ندارد
راجن پور	
مظفر گڑھ	
لیہ	ندارد
بہاول پور	
بہاولنگر	ندارد
رحیم یار خان	

(ب) تمام اضلاع سے رپورٹ NIL تصدیق ہوئی ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

ضلع جہلم، پٹوار حلقے و دیگر تفصیلات

*9267: جناب **محمد فیاض**: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں اس وقت پٹوار حلقے کتنے ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقوں میں تعینات پٹواریوں کے نام اور عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ حلقوں میں کس کس پٹواری کے خلاف انٹی کرپشن میں مقدمات درج ہوئے، اس وقت کس سٹیج پر ہیں اور اگر کوئی سزائیں ہوئی ہیں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پٹواری ملی بھگت سے ایک مرتبہ پھر اپنے سابقہ حلقوں میں تعینات ہو گئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ پٹواریوں کو انٹی کرپشن مقدمات کے فیصلہ تک معطل رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع جہلم میں اس وقت 144 پٹوار حلقے ہیں۔

(ب) فہرست پٹواریان مع حلقہ و عرصہ تعیناتی جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
(د) تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
(ہ) پٹواریوں کی معطلی ان کے خلاف الزامات کی نوعیت کی روشنی میں کی جاتی ہے۔

لاہور۔ موضع ہربنس پورہ میں سرکاری اراضی کو واگزار کروانے کا معاملہ

*9268: **محترمہ رعنا رضوی:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ہربنس پورہ لاہور میں صوبائی حکومت کی ہزاروں ایکڑ اراضی موجود ہے جس پر بااثر افراد غیر قانونی طور پر قابض ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ پر بااثر افراد سے قبضہ گروپ اور لینڈ مافیا نے رہائشی کالونیاں کئی کئی ایکڑوں پر بنگلے ، پلازے تعمیر کر رکھے ہیں ان کے نام پتا جات ، سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت نے پچھلے تین سالوں میں کتنی زمین ان بااثر افراد اور قبضہ گروپوں سے واگزار کروائی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر مال و کالونیز (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع ہربنس پورہ لاہور میں صوبائی حکومت کی کل اراضی تعدادی 10235 کنال ہے جس پر تقریباً 38 کالونیاں / آبادیاں ناجائز تعمیر شدہ ہیں اور مختلف لوگ رہائش پذیر ہیں۔ تفصیل جھنڈی (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت پر مختلف لوگ 38 آبادیوں / کالونیوں کی شکل میں ناجائز قابض اور رہائش پذیر ہیں۔ تفصیل جھنڈی (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت نے پچھلے تین سالوں میں اراضی تعدادی 413 کنال ان قابضین سے واگزار کروائی ہے، تاہم حکومت پنجاب نے ان ناجائز قابضین کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے ایک کمیٹی زیر صدارت کمشنر لاہور ڈویژن لاہور و دیگر ممبران پنجاب اسمبلی تشکیل دی گئی ہے تاکہ ان ناجائز قابضین کو حکومتی پالیسی کے مطابق مالکانہ حقوق دیئے جا سکیں۔ تفصیل جھنڈی (سی) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور۔ہربنس پورہ میں سرکاری اراضی کو واگزار کروانے کا معاملہ

*9269: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ہربنس پورہ لاہور میں حکومتی اراضی پر لینڈ مافیا نے قبضہ کر رکھا ہے جن میں ایک سابق ایم این اے بھی شامل ہے جس نے ناجائز قبضہ کر کے کئی ایکڑوں پر اپنا ڈیرہ اور رہائش گاہ تعمیر کر رکھی ہے ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے پچھلے تین سالوں میں موضع ہربنس پورہ میں کس کس سے اور کتنی کتنی سرکاری اراضی واگزار کروائی ہے ؟

وزیر مال و کالونیز (راناثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع ہربنس پورہ لاہور میں سرکاری اراضی پر مختلف لوگ ناجائز قابض ہیں اور تقریباً 38 آبادیاں / کالونیاں بنی ہوئی ہیں اور لوگ رہائش پذیر ہیں۔ سابقاً ایم این اے کے قبضہ میں اراضی تعدادی تقریباً 50 کنال پر ناجائز چار دیواری، رہائش گاہ اور ڈیرہ جات تعمیر شدہ ہیں جو کہ ڈیال ہاؤس کے نام سے مشہور ہے۔

(ب) حکومت نے پچھلے تین سالوں میں موضع ہربنس پورہ میں اراضی تعدادی تقریباً 413 کنال اراضی واگزار کروائی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سابقاً تین سالوں کے دوران واگزار رقبہ جات کی تفصیل

نمبر شمار	رقبہ جات	کل رقبہ M	کل رقبہ K
1	ریونیو اکیڈمی نزد جلو پارک	0	158
2	صحافی کالونی	0	44
3	قبرستان کی جگہ	0	25
4	تھانہ ہربنس پورہ کے بالمقابل	0	04
5	چھپڑ تاج باغ	0	10
6	ٹورزم ڈیپارٹمنٹ	0	50
7	ریلوے کراسنگ لائن	0	22
8	گوالہ کالونی	0	100
	ٹوٹل رقبہ	413 کنال	

ضلع سرگودھا۔محکمہ کی ملکیتی اراضی ودیگر تفصیلات

*9490: سردار کامل گجر: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھامیں حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی کتنی ہے؟

(ب) یہ اراضی کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے؟

(ج) پچھلے تین سالوں میں ضلع سرگودھامیں سرکاری اراضی کتنے لوگوں کولیز پردی گئی؟

(د) پچھلے تین سالوں میں مذکورہ ضلع میں سرکاری اراضی کتنے لوگوں کو کتنی کتنی الاٹ کی گئی اوراس سے کتنی آمدن ہوئی نیزیہ رقم کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی؟

وزیرمال وکالونیز(راناثناءاللہ خان):

(الف) 11823ایکڑ7کنال5مرلے

(ب) فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1398افراد

(د) 1398 افراد کو الاٹ کی گئی۔ کل آمدن -/3,38,09,879روپے ہوئی جو اکاؤنٹ نمبر BO-1407میں جمع کروائی گئی۔

ضلع سرگودھا۔ملازمین کی تعدادودیگر تفصیلات

*9491: سردار کامل گجر: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھامیں محکمہ کے اس وقت کتنے ملازمین کس کس گریڈ کے کام کررہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر کب سے انکوائریاں چل رہی ہیں،ان کے نام،عہدہ،گریڈاور جگہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ ضلع کے دفاتر میں کس کس گریڈ کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کتنی اس وقت خالی ہیں؟

(د) ان خالی اسامیوں کو حکومت پُرکیوں نہیں کررہی ہے؟

وزیرمال وکالونیز(راناثناءاللہ خان):

(الف) ضلع سرگودھامیں محکمہ کے ملازمین کی فہرست جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن ملازمین کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں ان کی فہرست جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ملازمین کی بمطابق گریڈ اور خالی اسامیوں کی فہرست جھنڈی(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ملک کی اقتصادی صورتحال کے پیش نظر حکومت پنجاب نے نئی بھرتی پر پابندی لگائی ہوئی ہے جونہی بھرتیوں پر پابندی ختم ہوگی تو خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

ڈی او(آر) سرگودھا کے پاس زیر سماعت کیسز کی تفصیلات

*9495: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی او(آر) ضلع سرگودھا کے پاس اس وقت کل کتنے کیسز ہیں اور یہ کتنے کتنے عرصہ سے زیر سماعت ہیں؟

(ب) 2008 سے اب تک کتنے کیسز پر فیصلے ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک زیر التواء ہیں اور یہ کب تک نمٹا دیئے جائیں گے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر مال و کالونیز(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) اس وقت عدالت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر سرگودھا میں 427 مقدمات زیر سماعت ہیں۔ تفصیل مدت مقدمات درج ذیل ہے:-

زائد از ایک سال	337
زائد از دو سال	64
زائد از تین سال	26

(ب) سال 2008 تا مئی 2011 مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سابقہ	مرجوعہ	میزان
558	1640	2198
فیصلہ	منتقل	بقایا
1630	141	427

زیر تصفیہ کیسز میں سب سے زیادہ اہمیت پرانے مقدمات کو نمٹانے کے لئے دی جارہی ہے۔ مابعد نئے کیسز کو سماعت کیا جاتا ہے تاہم pending کیسز کو جلد نمٹانے کے لئے ضروری

کوششیں کی جا رہی ہیں تاہم وکلا صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ تحریری بحث اپنے اپنے مقدمات میں پیش کریں تاکہ ان کی عدم موجودگی میں بھی فیصلہ جات کو ممکن بنایا جائے۔

ضلع لاہور۔جمع بندیاں مکمل نہ ہونے کی تفصیلات

*9567: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے تمام سرکلز میں پچھلے دس سالوں سے جمع بندیاں مکمل نہیں ہو سکیں جس سے کروڑوں روپے کے ریونیو کا خسارہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سانده سرکل میں عرصہ 26 سال سے جمع بندی نہیں ہو سکی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور سرکل کے تمام قانونگو، نائب تحصیلداران اور تحصیلداران کو جمع بندیاں مؤخر رکھنے کے سلسلے میں ان کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مال و کالونیز (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) عنوان بالا میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور سے حاصل کردہ جواب کے مطابق جمع بندی ہائے بروقت مرتب نہ ہونے کی ایک وجہ سانحہ آتشزدگی مورخہ 12-01-1998 ضلع کچہری لاہور ہے کیونکہ اس واقع میں صدر ریکارڈ روم میں موجود جملہ ریکارڈ جمع بندی ہائے وغیرہ جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔ریکارڈ کو محفوظ کرنے کے لئے پٹوار خانہ ہائے کا ریکارڈ فوری طور پر قبضہ لے کر صدر ریکارڈ روم میں محفوظ کر لیا گیا اور فوٹو کاپی ہائے ریکارڈ عملہ فیلڈ کے حوالے کی بروئے نوٹیفکیشن مورخہ 6-6-2000 بورڈ آف ریونیو ضلع لاہور کا بندوبست شروع کروایا گیا اس نوٹیفکیشن کی موجودگی میں قانوناً جمع بندی ہائے کی تیاری کی قطعاً ضرورت نہ ہے۔
مابعد بورڈ آف ریونیو کے نوٹیفکیشن مورخہ 29-10-2004 کی رو سے ضلع لاہور کے اربن ایریا میں واقع 100 مواضعات کے ریکارڈ بندوبست کی تیاری روک دی گئی اور اس نوٹیفکیشن کے بعد ضلع لاہور کے تعدادی 100 مواضعات میں سے 64 جمع بندی ہائے مرتب ہو کر داخل دفتر صدر ریکارڈ روم اور 10 مواضعات کی جمع بندی ہائے دفتر تحصیل ریکارڈ روم میں جمع ہو گئیں۔دیگر جمع بندی ہائے تقاضا زیر تیاری تھیں کہ حکومت پنجاب کی ہدایت پر

ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کی بابت نوٹیفکیشن مورخہ 05-10-2010 کے تحت جمع بندی ہائے مرتب کرنے سے ممانعت کی جس پر جملہ ریکارڈ کی کمپوزنگ اور پرنٹنگ کا کام شروع ہو چکا ہے۔علاوہ ازیں جمع بندی ہائے کی تیاری یا عدم تیاری سے ریونیو کے خسارہ کا کوئی تعلق نہ ہے۔کیونکہ ضلع لاہور کا بیشتر علاقہ گنجان آبادی پر مشتمل ہے۔رقبہ کی منتقلی دستاویزات رجسٹری شدہ کے تحت ہوتی ہیں۔نیز زرعی علاقہ میں زرعی انکم ٹیکس کا نفاذ ہو چکا ہے۔جس کے تحت مالکان خود پابند ہیں کہ وہ اپنی ملکیت کے گوشوارہ جات از خود متعلقہ AC صاحبان کے دفاتر میں جمع کروائیں گے۔

(ب) موضعساندہ کلاں تحصیل لاہور سٹی کا اشتمال اراضی سال 61-1960 میں شروع ہوا دوران کارروائی اشتمال مابین مالکان اراضی تنازعات شروع ہوئے اور موضع کا اشتمال مکمل نہ ہو سکا دوران اشتمال جمع بندی تیار نہ ہو سکتی ہے جب بورڈ آف ریونیو نے اربن ایریا کا بندوبست ختم کیا اور مقدمات کا فیصلہ ہونے پر ایک جمع بندی سال 2004 کے بعد تیار ہو کر داخل کروائی لیکن اب ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے اس سے جمع بندی تیاری کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جواب مندرجہ بالا جز (الف) اور (ب) کی بنیاد پر کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

تحصیل بھلوال، محکمہ کے ملازمین و دیگر تفصیلات

*9636: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل بھلوال میں محکمہ کے کل ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) گریڈ 11 سے اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس وقت گریڈ 11 سے اوپر کے کس کس ملازم کے خلاف محکمانہ انکوائری یا قانونی کارروائی ہو رہی ہے یہ کس کس بناء پر ہو رہی ہے؟

(د) ان ملازمین کے سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے اخراجات بتائیں۔

(ہ) ان میں سے کس کس ملازم کے پاس سرکاری گاڑی ہے، ان کے نمبر، ماڈل اور سال 11۔2010 کے اخراجات بتائیں؟

وزیر مال و کالونیز(راناثناء اللہ خان):

(الف)

تحصیل بھلوال کے کل ملازمین کی تعداد: 97

گریڈ17	=	1	گریڈ16	=	1
گریڈ15	=	1	گریڈ14	=	2
گریڈ12	=	1	گریڈ11	=	6
گریڈ9	=	46	گریڈ7	=	10
گریڈ04	=	2	گریڈ2	=	22
گریڈ01	=	5			

(ب)

1	چودھری محمد ارشد	اسسٹنٹ کمشنر	گریڈ17
2	راجہ عامر مسعود	تحصیلدار	گریڈ16
3	فردوس محمد خان	نائب تحصیلدار	گریڈ15
4	امیر خان	نائب تحصیلدار	گریڈ14
5	ثاقب رسول	نائب تحصیلدار	گریڈ14
6	منیر احمد	سٹینو گرافر	گریڈ12

(ج) گریڈ11 یا اس سے اوپر کے کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی انکوائری نہ ہو رہی ہے۔

(د) اخراجات سال10-2009 اخراجات سال11-2010

-/1626704روپے -/1730640روپے

(ہ) چودھری محمد ارشد اسسٹنٹ کمشنر بھلوال

گاڑی نمبرSGG-6666ماڈل2007

اخراجات پٹرول-/104559 اخراجات مرمت وغیرہ-/14602

کل اخراجات: -/119161

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں اس افسوسناک اور اندوہناک واقعہ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جو کہ کل ایک سرکاری ہسپتال کے اندر سٹاف کی بزدلی، لاپروائی اور خود غرضی کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ ہسپتال میں 9اَن کھلے پھول مرجھا گئے اور اس سے حکومت وقت کی صحت کی پالیسی اور پنجاب کے

عوام کے ساتھ غیر سنجیدہ روّیے کا ایک شاہکار منظر سامنے آیا ہے۔ وہاں پر تڑپتی ہوئی ماؤں کا منظر دیکھا نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر: سوہنا صاحب! آپ وہاں کب گئے تھے؟

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بات سنیں۔ یہ سب نے سُن لیا ہے اور ٹیلیویژن پر بھی دیکھا ہے۔ وہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب خود تشریف لے گئے اور انہوں نے اس معاملے کی انکوائری کے لئے کمیٹی بنا دی ہے۔ اس میں جو بھی قصوروار ٹھہرے گا اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ آپ اس معاملے کو اب چھوڑ دیں اور مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ٹیلیویژن پر دیکھنے کے بعد کیا یہاں ایوان میں بات نہیں ہو سکتی؟ آپ ہمیں بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ خود یا آپ کے قائد وہاں پر گئے ہیں؟ بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! وہاں ہسپتال میں مائیں تڑپ رہی ہیں، ان کے بچے مر رہے ہیں اور آپ ہمیں یہاں پر بات نہیں کرنے دے رہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کا علاج ہو رہا ہے۔ ان کا علاج آپ نہیں کر سکتے بلکہ وہ ڈاکٹر ہی کریں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ ہمیں بولنے کا وقت تو دیں۔ آپ ہمیں بات تو کرنے دیں۔ آپ ہمیں بات کیوں نہیں کرنے دیتے؟

جناب سپیکر: آپ مجھے dictation نہ دیں۔ آپ مجھے dictate نہ کریں۔ Nobody say like this.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ غلط کر رہے ہیں اور آپ ہمیشہ ایوان کو bulldoze کرتے ہیں۔ آپ نے کبھی رولز کو follow نہیں کیا۔

جناب سپیکر: آپ میرے ساتھ تمیز سے بات کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو کس نے اجازت دی ہے؟ جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! انسانی ہمدردی کا معاملہ ہے، آپ اتنے سخت گیر کیوں ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر: ہمیں اُن سے پوری ہمدردی ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اگر ہم یہاں پر بچوں کے والدین کے ساتھ اظہار ہمدردی کر رہے ہیں تو آپ اتنا تلخ کیوں ہو رہے ہیں؟ چیف منسٹر یا وزیر صحت تو اس بات کا جواب دہ ہو سکتا ہے لیکن آپ کس جواب دہی کے خوف میں مبتلا ہیں اور آپ مجھے بات کیوں نہیں کرنے دے رہے، آپ نے جس تلخی کا اظہار کیا ہے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جن سرکاری ملازمین کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا ہے، کہیں وہ آپ کے قرابت دار تو نہیں ہیں کہ آپ ہمیں یہاں پر بات نہیں کرنے دے رہے؟

جناب سپیکر: آپ سیاست کرتے ہیں، بات نہیں کرتے ہیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں بالکل سیدھی بات کروں گا اور سیاست سے اس کا تعلق ہی کیا ہے؟ ہسپتالوں کے اندر مختلف واقعات میں کتنی جانیں ضائع ہوئیں، جعلی دوائیوں کے کتنے کیسز سامنے آئے، آپ مجھے بتائیں کہ اس حکومت نے کسی کو سزا دی، کسی کو نوکری سے نکالا؟ اور پھر دیکھیں کہ کتنی غلط سزائیں دیں کہ عدالتوں نے سب سرکاری ملازمین کو اس لئے بحال کیا کہ حکومت نے انکوائریوں کا proper procedure ہی adopt نہیں کیا تھا۔ ہم اس اندوہناک واقعہ میں مرنے والے بچوں کے والدین سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور اُن ائیر کنڈیشنرز کو لگنے والی آگ کو بجھانے والے آگ بجھانے کی بجائے اپنی جان بچانے کے لئے وہاں سے بھاگے، جو ڈاکٹرز مسیحا بنے پھرتے ہیں وہ بچوں کو بچانے کی بجائے خود وارڈ سے باہر بھاگ گئے تو ہم توقع کرتے ہیں کہ وہ چیف منسٹر جو لوگوں کے ساتھ ہمدردی کے لئے خیموں میں جا کر بیٹھ گئے ہیں وہ اُن ڈاکٹرز کے خلاف صاف ستھری اور شفاف انکوائری کروا کر اس کی رپورٹ کل کے اجلاس میں یہاں پیش کریں کہ یہ نومعصوم بچے کس کی غلطی اور کوتاہی سے اپنی جان گنوا بیٹھے۔ یہ ایک جمہوری ایوان ہے اور آپ اس ایوان کی طاقت پر یقین رکھتے ہیں تو مہربانی کر کے باقی ممبران اسمبلی کو بھی اس اندوہناک واقعہ پر گفتگو کرنے کا موقع دیں تاکہ ایک message جائے کہ پنجاب اسمبلی نے سیاست سے بالاتر ہو کر ایک بدانتظامی کا نوٹس لیا ہے اور ہم نے اپنا باقی ایجنڈا ختم کر کے اس اہم واقعہ پر آپس میں اظہار خیال کیا ہے۔ ہم صرف اس واقعہ کی مذمت نہیں کریں گے بلکہ ہم آپ کو مستقبل میں ایسے واقعات سے بچنے کے لئے تجاویز بھی دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ "بے شک، جو اللہ کی طرف سے آیا ہے، اُدھر ہی لوٹ کے جانا ہے۔" میں سب سے پہلے اس تمام ایوان کی طرف سے بالعموم اور اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ (ق) کی طرف سے بالخصوص اُن تمام خاندانوں سے اظہار تعزیت کرتی ہوں جن کے معصوم بچے اس پیش ہونے والے واقعہ میں جھلس گئے۔

جناب سپیکر! اس چیز کو ہر انسان دیکھ سکتا ہے کہ ایک technical fault کی وجہ سے ائر کنڈیشنر کا حوض کھلا اور اُس میں آگ لگ گئی۔ آگ لگنے کے بعد وہاں پر جتنے لوگ موجود تھے چاہے وہ لواحقین تھے، نرسیں تھیں، پیرامیڈکس تھے یا ڈاکٹرز تھے انہوں نے اس situation کو کیسے coup کیا، اسی کی انکوائری کی آج یہاں پر بات ہو رہی ہے۔ اگر آپ پچھلے تین سال کی میری بجٹ تقاریر نکالیں تو میں نے اسمبلی میں بار بار یہی کہا تھا کہ یہ اے سی 4۔ ارب روپے کی لاگت سے خریدے اور لگائے گئے ہیں۔ جب اے سی لگائے گئے تو تاریں کمزور تھیں، جب تاریں لگائی گئیں تو ٹرانسفارمر اس قابل نہیں تھے کہ وہ اُن کا بوجھ اُٹھائیں، جب ٹرانسفارمر لگائے گئے تو بجلی نہ تھی، جب بجلی کا تدارک کرنے کے لئے کئی کئی کروڑ روپیہ کے جنریٹر خریدے گئے تو اُن جنریٹروں میں ڈالنے کے لئے پٹرول نہیں تھا۔ 8۔ جولائی کو وزیر اعلیٰ نے ہر ضلع کے ڈی سی اوز کو ایک مراسلہ جاری کیا کہ آپ philanthropists and MNAs/MPAs کے پاس جا کر بجلی کے بل اور ڈیزل کے پیسے ادا کرنے کے لئے پیسے مانگیں۔ یہ ایک sequence of events ہے، مجھے اُن کی نیک نیتی پر کوئی شک نہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اپنی عوام سے جو محبت کی تھی مجھے اس پر کوئی شک نہیں کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ ہسپتال ائر کنڈیشنڈ ہوں لیکن اس انفراسٹرکچر کو maintain کرنے کے لئے requirements پوری نہ ہوئیں لہذا پاکستان مسلم لیگ (ق) اور چودھری ظہیر الدین کی طرف سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس تحقیقاتی رپورٹ کو ایوان میں پیش کیا جائے اور fixation of responsibility انتہائی احتیاط سے کی جائے۔ اگر ہم ایک exemplary چیز سامنے لے آئے تو شاید کچھ گناہ دُھل جائیں۔ دیکھیں ہم نے تو چار سال تک زکوٰۃ بھی ادا نہیں کی اور یہ انہی چیزوں کے گناہ ہیں جو اس طرح سامنے آتے ہیں اور ہم سب کے لئے عبرت کا ایک مقام بنتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ انجم صفدر!

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہاں پر پاکستان کے صوبہ سندھ، کراچی اور لیاری کے حوالہ سے ایک بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پنجاب کی بات کریں۔ میں آپ کو کراچی کی بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! ہم نے اُن لوگوں کے لئے بھی اظہار افسوس کرنا ہے جو وہاں پر روز مر رہے ہیں۔ وہاں پر بوری بند نعشیں مل رہی ہیں وہ بھی پاکستان کا حصہ ہیں۔ ہمیں اُن کے ساتھ بھی اظہار یکجہتی کرنا چاہئے اور وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بھی ہمیں بحث کرنی چاہئے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ ساجدہ میر اور محترمہ رفعت سلطانہ ڈار کی مسلم لیگ (ن) کے خلاف نعرہ بازی)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں کسی کو بھی اس پر بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ Order, order. Order please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد ارشد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سروسز ہسپتال کا واقعہ بڑا غمزدہ ہے۔ ہم ان والدین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ خدارا یہ تو دیکھا جائے کہ ہسپتالوں اور وارڈوں میں میاں محمد شہباز شریف نے ائیر کنڈیشنرز لگوائے، وہاں پر جنریٹر رکھوائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کون سی تکنیکی غلطی ہوئی ہے۔ یہ بجلی کی وجہ سے ہوئی ہے، یہ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ جب پرویز مشرف کے متوالے اور اس کے ایجنڈے پر عمل کرنے والے پورے پاکستان میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کی لعنت دیں گے تو پورے پاکستان میں سینکڑوں ہزاروں بچے بلک بلک کر مریں گے۔ یہ تو سات آٹھ بچے ہیں پورے پاکستان میں غریبوں کے بچے مر رہے ہیں اور یہ پورے پاکستان میں بجلی مہنگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے فیول ایڈجسٹمنٹ کے چکر میں -/2 روپے فی یونٹ اضافہ کیا ہے۔ یہ کیسا ظلم ہے؟ یہ ظلم کی انتہا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم سروسز ہسپتال کے واقعہ پر ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ غزالہ سعد رفیق مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ پڑھنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پڑھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے کورم point out کیا ہے۔

جناب سپیکر: کورم point out کیا گیا ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے۔ اب اجلاس کل بروز ہفتہ مورخہ 9۔ جون 2012 شام 4 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ کل کے اجلاس میں صوبائی بجٹ پیش کیا جائے گا۔